

۲
 مقابل و محاکم کے کسی میدان سے بھی اعلیٰ رکھتی ہو اس سے میرا نہیں ہو سکتی، لیکن یہ کتاب میں جو تقابلی فقہ کے موضوع پر لکھی گئی ہیں، اس میں مالک کے دلائل اور ان کے مصادر بیان کئے گئے ہیں علیٰ نوادر اور حقیقی مواد و معلومات سے خالی نہیں ہیں۔

فن حدیث کے معاجم و لغات

علام نے مختلف زمانوں میں متون حدیث کے الفاظ کے لئے معاجم و لغات مرتب کی ہیں اور شراح نے اپنی کتابوں میں اس کا استعمال کیا ہے، علام عینی کی عددة القاری اور امام نووی کو شرح مسلم اسلام سلسلہ میں امتیاز رکھتی ہیں۔

یہیں اس ایام اور فیصلہ کرنے میں میدان میں فہم حدیث اور اس کی علیٰ و عملی تطبیق دینے کے سلسلہ میں علام محمد طاہر بنی ججرانی نے اپنا مام ناز و منفرد کتاب میں ایم کردار ادا کیا ہے جو اس موصوف پر ہے اور اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہوئی ہے یہ کتاب ہر حدیث سے استعمال رکھنے والے کے لمبی مفید ہے، خواہ وہ طالب علم جویا استاد و محقق ہو اس کا نام صحیح بجا لانا اوار فی غزارہ التنزیل و لطالع الاجمار رکھا گی اور یہ پانچ ہجی مذاہب اور جمہادی آراء میں کتاب

دینے وقت کے بڑے زائد ہوں۔

مقابل فقہ :- کتاب و سنت کی روشنی میں مختلف ممالک و اجتہادات کا محاذ فقہی اختلافات اور مختلف اجتہادات و خیالات کا تلقا ضاہی کہ مختلف فقہی مذاہب اور جمہادی آراء میں کتاب

و سنت کی روشنی میں عام طور پر مقابل کیا جائے اس سلسلہ میں ہندوستان کے سب

سے بڑے مؤرخ اور حدیث کا ذوق رکھنے والے

مولانا حکیم سید عبدالحمیڈ صاحب حسنی سابق ناظم

ندوة الحلماء کی شہزادت کافی ہے، وہ اپنی مشہور

کتاب نزہۃ المخاطرہ جو ہندوستان کی مشہور

و احناف، مالکیہ، شافعی، حنبلہ اور عمار اہل حدیث

نے تصنیفات کی ہیں، اس میں ان کی وسیع النظری

کثرت مطالعہ اور پوری امانت داری نہیں ہے،

اس میں الگچ کسی خاص مسلم کی طرف بھکاؤ یا

میلان پایا جاتا ہے، کبھی تو یہ غیر شوری طور پر بوجتا

ہے، اور پھر کوئی بھی انسانی کا وکش جو علم و تحقیق اور

حضرت ولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

فن اسما ارجمند

مطالعہ حدیث کی پیشادی پاٹیں

ترجمہ: بلاں عبد الرحمنی ندوی

(۴۶) عظیم اثان فن ایجاد کیا ہو، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو ستابے یہ محدثین نے درخت رجال حدیث کے حالات

جمع و محفوظ کر دیئے، بلکہ صحیح حالات رکھنے کی پابندی کی، اور ان کے اخلاق و عادات، قوت و صفت ایضاً تاریخ زندگی اور اخلاق و عادات کو محفوظ کر دیا جس کے واسطے یہ روایات ان کو پہنچی تھیں،

اس طرح جس ذات گرامی کے متعلق "وَذَفَعْنَا لَكُذْكَرَكَ" کا وعده اور اطلاع فقی، اس کی بدولت لاکھوں اشخاص کی زندگی روشنی میں آگئی،

ان ہزاروں لاکھوں انسانوں کی اہمیت کی وجہ

صرف یقینی کروہ اس سستی کے احوال و اعمال و احوال میں کسی جزو کے راوی اور اس سلسلہ روایات کے ایک ناقل تھے، تاجر یہ ہوا کہ حدیث دریافتیات کی تدوین کے ساتھ ایک نیا حالم

"اسما ارجمند" کا دبودھ میں آگیا، یہ علم محدثین کی ہائی، علیٰ شفعت، تحقیقی ذوق، اور اسas دسہرداری کی روشنی خالی میں اس اہم کتاب

ایک قابل تحریک اور اس کا ذوق ناقص طور پر مقابل کیا جائے اور ایک مذہبی مذہب اور جمہادی آراء میں کتاب

و سنت کی روشنی میں عام طور پر احادیث صحیح و ضمیف کی روشنی میں خاص طور پر مقابل کیا جائے اور ایک مذہبی مذہب اور جمہادی آراء میں کتاب

کی ہائی، علیٰ شفعت، تحقیقی ذوق، اور اسas دسہرداری کی روشنی خالی میں اس اہم کتاب

ایک قابل تحریک اور اس کا ذوق ناقص طور پر مقابل کیا جائے اور ایک مذہبی مذہب اور جمہادی آراء میں کتاب

نے احوال الحصار پر مختلف ممالک پر ایک اجتہاد کو دوسرا سے اجتہاد بہفویت دی جائے۔

اس موضوع پر مختلف ممالک کے علماء کی مشہور کتاب نزہۃ المخاطرہ جو ہندوستان کی مشہور

شخصیات کے تراجم پر مشتمل ہے آئمہ ضمیم جلدیوں میں شائع ہوئی ہے علام محمد طاہر بنی ججری کے ترجیحی تحریر فرماتے ہیں:-

اس کتاب میں مصنف نے غزار حدیث

کے لئے کوشش رہے تاکہ وہ صحیح وضعیت میں تجزیہ کر سکیں، جن رواۃ سے معاصرت ہوئی ان کو



۱۹۹۵ء مطابق ۲۲۷۵ھ

۲۵ نومبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۳۲

شمارہ نمبر ۱۲۳

محلہ مسٹریوں

شمس الحق ندوی

مولانا محدث افسوس ندوی

نائب ناظم ندوہ العلامہ بنحو

مولانا محدث افسوس ندوہ العلامہ بنحو

مول

شہر پاپنے میں اس

اس دنیا کو بنانے والے ماں نے اس کو جنم خوبصورت بنایا ہے۔ اسماں کو سورج چاندا و تاروں سے کیا خوب سجا یا ہے اور اس پر کبھی کبھی
گھن گھور گھٹاؤں، بھلی کی چک اور قوس و فرج کی بولمنی کا کیسا لکھ منظر ہوتا ہے یہی گھرے ہوئے باطل جب کبھی بلکی ہلکی چوار اور کبھی موسلمانوں
باڑش کا سماں پیش کرتے ہیں اور اقبال کے الفاظ میں سے

فضائیلی شیلی ہو امیں سور... غیرت نہیں آشیاں میں طیور
کامنظر ہوتا ہے تو ادیوں اور شاعروں کی بھی طبیعت لہرائی تھی ہے، ادبیوں کے قلم چلنے لگے ہیں، شاعر اس سہنے کو سم سے سرست و سرشار ہو کر کچھ گانے
اوہ گلستانے لگتا ہے۔

یہ زمین جس پر انسان بستا ہے وہ اپنے حسن و جمال کا کچھ اور بھی نقشہ پیش کرنے ہے تو کہیں دریاوں کی روانی اور آبشاروں کا شوہر ہے تو کہیں
سمدری موجود کی گھر تھرا ہے، کہیں ہر بھرے کھیت ہیں تو کہیں رنگ برلنگے پھولوں کی قطار اس اور بھینی بھینی خوشبو، کہیں صحرائی و سحت ہے تو کہیں
باخوں کی بہاریں اور ان میں پرندوں کے مدھمد صرگت۔

اس حسین و جیل دنیا میں اس کے بنانے والے نبی خمار مخلوق بھی بیدا کی ہیں کاس کے بغیر اس کا کائنات کا حسن و جمال بے محنت ہوتا
ان ساری مخلوقات میں سب سے اچھا اور نہ اس نے انسان کو بنایا ہے۔ لعلَّا خلقُ الْإِنْسَانِ فِي أَحْسَنٍ فَقَرِيبٌ لَهُ اور اچھا ہی نہیں بنایا
بلکہ اس کے اندر اپنی بچپان و معرفت کا موقی بھی رکھا ہے۔ لایس عینِ ارضی و لاصفاتِ وکن یعنی قلبِ مؤمن ہے اور کائنات کی بیڑوں کو بچانے پر بھکے
اور برتنے کا علم بھی عطا کیا ہے۔ وَعَلَمَ آدَمُ الْأَنْسَاعَ كَمَّا تَعْلَمَ

کتنی حسین ہے یہ کائنات اور کتنا خوش نصیب ہے وہ انسان جس کو یہ کائنات سونپی گئی ہے یہ کہ کہ "رَأَيْتَ جَبَلَ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً كَمَّا يَحْسِنُ"
کائنات انسان کو سونپ دی جاتی اور اس کے بر تنے کا اس کو دھنگ رہتا یا جاتا ہے بھی یہ کائنات بے محنت ہر ہتھ دُماغِ خلقت انسان و الارض و عالمینہ کیا
لے گیا۔ ہے لہذا اندری تھا کہ اس کو کوئی دستور حیات بھی دیا جاتا تھا کچھ طبی و جلی علم ہوتا کہ پاؤں سے جلے ہاتھ سے پھرے، کان سے سنسنے آنکھ سے دیکھے
منز سے کھلے زبان سے ہڑھے دانتوں سے چھائے۔ یا آئیماں ماضر و پیتیکِ الکریم الہی خلقتِ فتوافِ معدِ لفَتَتِ اس میں خرم و حجا
ہو، اپنے جسم کے خاص حصوں کو دھنکے اور پھپائے۔ فظیفۃِ خصیفَاتِ عَلِیِّهَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ کیا راست کے کسی دور میں ایسا بھی رہے کہ انسان مرن
کے جلوئے کان سے کھاتا ہو، پیر کے بجائے ہاتھ سے چھاتا ہو اور ایسے ہی کیا تاریخ کے کسی دور میں وہ ننگا رہا پسند کرتا تھا؟ مولو خسین اور جزا فدا نوں کا
یہ مذکورہ علمی دادنگ آباد) میں ایسا کہے کہ جب انسان غیر تمدن تھا بھی اپنے جسم کو جانوروں کی کھال یا درختوں کے بتوں سے ڈھکتا تھا اس میں خرم و حجا پائی جاتی تھی۔ اگر واقعہ
ایسا کہے اور سے۔ تو کیا انسان کا اپنی اس فطرت پر باقی سنبھلے کہا جائے گا۔ کیا اس سے یہ کہا جائے گا کہ مزے کھلتے ہی بھر جکاب
کان سے یانک سے کھایا جائے؟ تو ہم کھلکھلے جی اک اگیا اب جانوروں کی طرح نکلا راجلے تاکہ انسان اس طرح آزاد رہے جسے جانوروں کو آزادی
حاصل ہے۔ اگر ایسا ہو تو انسان کے دوسرا ساری مخلوقات سے افضل ہونے کے یا محنت رہ جائیں گے۔ یہ مختصر کی بات انسان کی نظر و جلت سے متعلق تھی یہ

شرائط احتجاجی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی احتجاجی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کاپی ۰/۱۰ روپے کے حساب سے زرمانات پیش کی روانہ کرنا نہ فوائد ہے۔
- ۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخِ اشتہار

- ۱۔ تغیر حیات کافی کامل فی سیٹی میٹر ۲۰/-
- ۲۔ مکیش تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر تھیں ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیش کرنا ضروری ہے۔

بیرونِ ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH -(K.S.A.)

مولانا ابرار الحنفی
مددِ نہاد مذکورہ

Mr. M. AKRAM NADWI
O.c.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

مولانا ابرار الحنفی
مذکورہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

بوفیر و صاحبِ صدقی
مذکورہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

ڈاکٹر حسیب الحنفی
مذکورہ

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI -(U.A.E.)

محمد طارق ندوی
مذکورہ

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI - 31 (Pakistan -)

خانم ندہ
مذکورہ

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)

میڈ اشرف ندوی
مذکورہ

۱۔ مطالعہ حدیث کی بنیادی بائیں

۲۔ تجربہ یا پیغام اس

۳۔ انسانیت کے زوال کا سبب

۴۔ کیا آزادی نام ہے

۵۔ مسلمانوں کی دعویٰ مسیحیان

۶۔ دنیا کے اسلام

۷۔ تاریخ دعوت و عزیمت (دوم)

۸۔ افریقہ میں اسلام

۹۔ فہری حدیث

۱۰۔ سوال و جواب

۱۱۔ مذکورہ علمی دادنگ آباد

۱۲۔ عالمی خبریں

اسْرُ شَمَاءَ لِلَّهِ مِيزَعٌ

- ۱۔ تغیر حیات کافی کامل فی سیٹی میٹر ۲۰/-

- ۲۔ مکیش تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر تھیں ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیش کرنا ضروری ہے۔

بیرونِ ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH -(K.S.A.)

مولانا ابرار الحنفی
مذکورہ

Mr. M. AKRAM NADWI
O.c.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

مولانا ابرار الحنفی
مذکورہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

بوفیر و صاحبِ صدقی
مذکورہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

ڈاکٹر حسیب الحنفی
مذکورہ

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI -(U.A.E.)

محمد طارق ندوی
مذکورہ

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI - 31 (Pakistan -)

خانم ندہ
مذکورہ

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)

میڈ اشرف ندوی
مذکورہ

۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء

ان زندگی کے جیلیں ایک دوسرے
سے مجاہد کرنے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے اور

اپنے اندر کی خواہشات کو پورا کرنے میں ایک طریقہ ہے
کائنات کو اس کے حوالہ کرنے کے بعد اس کو کوئی

دستور عمل نہ دیا جاتا تاہم بھی پورا نظام عالم بنتی
ہو کر رہ جاتا۔ لہذا جس زیر دست ذات نے

یہ سچ کا نہاد بنایا اور اس کو انسانوں کے حوالہ
کو محی پیدا کر کے اور ان کی خصوصی تربیت کر کے

ان کو دوسرے انسانوں کی تربیت کے لئے مارکیا
ادران کے ذریعہ ان کو زندگی کا دستور عمل عطا کیا
ایسے کامل تربیت یافتہ انسان انسانوں کو ان کی

زندگی کا مقصد یادداہنے کے لئے برا برآتے
ہے اور اپنے اپنے دفت پر اپنا فرض انجام دیتے
ہے انسانوں کو انسانیت کا سبق پڑھاتے رہے

جنہوں نے ان معلمین انسانیت کی باتوں کو مانانا
میں اخلاق و محبت، حقوق خدا پر رحم و کرم اپنے
مالک کی اطاعت دفرمان برداری کے حورہ نہیں ہے
اور حسن تقویم کی وہ تصور سامنے آئی جس پر

فرشتول کو محی رشک آیا۔ سلسلہ نبوت کی آخری
برڈی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات متعلقی جس پر
تربیت ربیانی کا احتمام ہوا جنہیں آتیں

بخارت پر امامادہ انسانوں کو انسانیت کا سبق طا
کے نہیں معلوم کر جھیٹیں اونٹ پھرتا بھی نہیں آتا
تھا وہ آپ کی تربیت سے انسانوں کے بادی

درہرین نہیں۔ آپ نے انسانوں کو انسانوں سے پیار
کرنا بتایا۔ آپ نے اچھے اخلاق، شرم و حسادی کی
میں ملاب کی تعلیم دی آپ نے قومی و نسلی فرق

کو قرآن کریم نے اس طرح کھول کر بیان کر دیا ہے
نہیں کرنا چاہئے۔

کیا ان تعلیمات کو اپنائے کو بنیاد پرستی کوہنا
و لا عجیب عربی ولا فمیعنی علی اسود دلائل سود علی
ایسی بات نہیں ہے جیسے کوئی مسادات کا دعیار
مگر انسان چاہتا ہے را کے کو خود سریستا جائے۔

اچھے ملکھن آدم و آدم من قبل ان کو رکھنے والہ اتفاق کر

کے کہہتے ہو تو کے ذمہ بچے جتنے اور دو دو

آپ نے فرمایا جو دونا میں اپنے بھائی کی کسی
پلانے کا کام رہا ہے۔ اب انصاف کا تقاضا ہے

کریکام مرد بھال لیں اور حور توں کو وہ ڈیلوی دے
کیا اپنے فرمایا: جب تک کوئی بندہ اپنے

اس کو کہا جاتا ہے کہ جو چیز جس مقصد کے لئے بنائی
گئی ہے اس سے دری کام یا جائے۔ جب سے دنیا قائم

کی مدد میں ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا حور توں کے حقوق کا خیال
رکھو۔ وہ اللہ کی باندیاں ہیں ان کو مارا و اور ساؤ

نہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں بہترین انسان وہ ہے
کام کے لئے بیدار کیا ہے ان سے وہی کام لینا بیاند

پرستی کہلاتے ہے؟ یا ایسے ہی انسانوں کو اتسوں بھاتا
ہونے کے سب ان کو جو پاکیزہ تعلیمات دی گئی ہیں
جس کا خلاصہ اپر ذکر ہوا ان تعلیمات کو اپنانا اور

یہ اپنے اب ایسے لوگوں کا خوف کھانے جائز ہے
جو انسانیت کا درس دیتے ہوں۔ شرب و کباب اور
نائج رنگ سے روکتے ہوں، لوگوں کے حقوق

ہڑپ کرنے یا بے جا طور پر ان کا خون چسٹے
کی تاکید فرماتے ہوئے فرمایا: "جہول دنیا میں
لوگوں کو سوتاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا؛ آپ نے ایک انسان کو دوسرے انسان

و اقویں نہیں ہے کہ اسلام اور قرآن کی
میں نہیں آتا بلکہ واقوی ہے کہ قومی و نسلی غزوہ اور
کھل کھینے کی راہ میں جو نکلا اسلامی تعلیمات رکاوٹ
بنتی ہیں اس لئے لوگ اس پا بندی کو قبول کرنے

یہ ہے ان تعلیمات کا خلاصہ اخلاصہ جو آپ
لئے ان میں سے کون سی ایسی بات ہے جس کو کوئی
کے لئے مختلف زمانوں میں اس کو مختلف ناحیے
بھی سلیم افطرت انسان برداشت کے۔ ان تعلیمات کے
یاد کرنے سے ہیں موجودہ دور میں اس کو بنیاد پرستی
بر جس جو چیزیں ان تعلیمات میں رکا وہ نہیں

ان سے آپ نے روکا اور منع فرمایا ہے۔ کیا کوئی
بھی ذی عمل یا کہے گا کہ نہیں ان چیزوں سے منع
کو قرآن کریم نے اس طرح کھول کر بیان کر دیا ہے
کی تھی وہی اپنے عزیز رفقاء، اور ساتھیوں

"بلکہ میں یہ لسان اُن لفجِ رُّمَامَةَ"

اس میں بھنے، سوچنے اور بصیرت کا بہت بڑا
سامان ہے، خدا نے انسانوں کو یہ سیوں عطا کی
اور یہ طریقہ عطا کیا کہ وہ اپنی زندگی کی فکر کریں
اپنے اہل دعا میں کی فکر کریں اپنے اہل کی فکر کریں
اور یہ سب اس کی مرووبیت کے ساتھ ہے جس ہو وہ
رب العالمین ہے اس پر تقدیم کرنا چاہئے۔ اور اس کا
آخر ہم پر ہونا چاہئے۔ لوگوں کی آسائش کا لوگوں کے
امن و امان کے ساتھ رہنے کا زندگی سے بطف اخلاقی
کا ان کو موقع دینا چاہئے۔ بھلی جو ایسی نازل ہوتی
بینی اپنی بلاد اپنی اور عالم اپنی میں وہ حکام کے بیان
ڈھونڈنے سے نہ ملے گی۔

اور بھی سے صاف

صاف کہا گی کہ کبھی آپ نے نہ پڑھا اور کبھی
آپ نے نہ سمجھا اور کہا گی کہ یہ حکوم۔ اقتراً اب جو
مہتمم مصاحب دارالعلوم تدوین العلام امولا ناسید محمد رابع صاحب ندوی
مولانا سعید الرحمن صاحب مدد شعبہ عربی، کرنل محسن شخصی، ڈاکٹر
سعو و صاحب عثمان، ڈاکٹر نعیم النصاری کے علاوہ دیگر معززین شهر
موجود تھے، موضوع کی مناسبت سے تقریر بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ افادہ عام کی
یکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی بینی بھی کی
غرض سے ہم اپنے هدیۃ ناظرین کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ، ہماری یونیورسٹی، مسٹریوں
اور کالجوں کے ذمہ دار حضورات، بھی اسی کو غور سے پڑھیں گے اور دیگر تنظیموں کے
ذمہ دار اور کارکن بھی، جناب مسید نعیم اختر صاحب قابل سماں کیا ہیں کہ انہوں نے ایسا اہم ادارہ
شرکوں ہوئی۔ اقبال پر خوکین صرف پڑھنا کام
قائم کیا۔

النائیت کے زوال کا سبب

علم سر لشکر کے نام کا جو دلہونا

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

حضرت مولانا مدد خللہ بنے "انٹیوٹ آف انٹرکالکٹک الوجی جس کی بنیاد پر حضرت
مولانا مدد خللہ بنے کے ہاتھوں مسکوہ میں رکھی گئی تھی اس کی نسبی بندگی میں کبھی نہ
سندھ کا افتتاح کریتے ہوئے یہ تقریر فرمائی اس تقریب افتتاح کے موقع پر
مہتمم مصاحب دارالعلوم تدوین العلام امولا ناسید محمد رابع صاحب ندوی
مولانا سعید الرحمن صاحب مدد شعبہ عربی، کرنل محسن شخصی، ڈاکٹر
سعو و صاحب عثمان، ڈاکٹر نعیم النصاری کے علاوہ دیگر معززین شهر
موجود تھے، موضوع کی مناسبت سے تقریر بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ افادہ عام کی
یکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی بینی بھی کی
غرض سے ہم اپنے هدیۃ ناظرین کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ، ہماری یونیورسٹی، مسٹریوں
اور کالجوں کے ذمہ دار حضورات، بھی اسی کو غور سے پڑھیں گے اور دیگر تنظیموں کے
ذمہ دار اور کارکن بھی، جناب مسید نعیم اختر صاحب قابل سماں کیا ہیں کہ انہوں نے ایسا اہم ادارہ
شرکوں ہوئی۔ اقبال پر خوکین صرف پڑھنا کام
قائم کیا۔

حضرات! میرے یہ یونیورسٹی اور مدرسے
کے باوجود اس وقت ساری دنیا خطرے سے دوچار ہے
بخش اکٹاف ہو اکٹر میں اس موقع پر آج یہاں
اور وہ خطرہ ایسا ہے کہ اس طرح سے تلوار لکھ رہی ہو
کسی کے سر پر عام انسانی برآج ساری مالی ترقیات
حاصل ہوا۔ بھجے بنا یا گیا کہ اس گنہگار کے ہاتھوں
اور جدید ترین اکٹافات کے باوجود پوری انسانیت
تھا کہ اس کے بعد یہ بنیاد اتنی بلند ہو گئی اور ایسی
جو خطرہ میں ہے اس کاروائی ہے کہ خدا نے علم کو اس
سے دین ہو گئی جو اس وقت ہمارے اور آپ کے ساتھ
کے ساتھ جوڑا تھا۔ خدا کے آخری نبی خاتم النبیین یہ
اس وقت میں اپنے عزیز رفقاء، اور ساتھیوں
کو بار بار کیا دیتا ہو۔

بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس میں جو روح
کام کر رہی ہے وہ حقیقت پسندی، تعمیری ذہن
رکھتی ہے دنیا کے اخلاقی اساس کا۔ خدا نے علم کو
اور اپنی اکٹھوں کو پورا کرنے کا جذبہ ہے، علم کے
کی تھی وہی اپنے اپنے اور ترقی اور پھیلنے پھونے
بیباہ ہونے اور پھیلنے اور ترقی اور پھیلنے پھونے
اور انسان نے اس کو بھلا کتے ہوئے فراموش کرتے

اچھے ملکھن آدم و آدم من قبل ان کو رکھنے والہ اتفاق کر

سائنس کی بقیہ ہماری شاخصیں ہیں اور حقیقتی تحریری آجائیں انہوں نے کہ آج انسان تو انسان خود مسلمان کیپیوڑہ نہیں رہا۔ اس مسلمان میں اس کی صلاحیت کام ہیں اور تعمیری ادارے ہیں اور ہماری دانش کا اس کا انسان نہیں ہے اگر اس کا انسان کام ہیں رہیں رہی اور اس کے اندر اس کا شعور بھی باقی کا ہیں ہے جس کی صفتی تحریر کے مراکز ہیں، ہمیں کیا چیز سب نہ رہا کہ ہم کس چیز پر ماورہ ہیں، ہمیں کیا چیز سب اسی وقت مفید ہو سکتے ہیں کہ جب اس کے پلاوی کسی ہے ہمارے اندر کیا چیز سریت کر گئی۔ سایہ میں ہوں اور وہ اس کو نہ بھولیں۔ اور وہ بھولنے دیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس راستے میں ہے۔ ہمارے اندر وہ اتار دی کسی ہے وہ ہمارے دماغ اور ہمارے ذہن کا ایک جزو نہیں ہے۔ عقیدہ تو عقیدہ ہمارے فہم کا ایک جزو نہیں ہے۔ جب اس پر اشارہ کیا جائے، جب اس کی تحریر کی ہے دیکھ دیں۔ ہمارے اخراج میں ایک قدم اٹھایا گیا ہے لیکن مقامی طور پر یہ ایک قدم اٹھایا گیا ہے۔ میں اپنے عزم زد و دریقوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ قدم اٹھایا ہے وہ جو چاہے سلوک کرے وہ کچھ نہیں کہہ سکتا یہ دنیا تاج محل نہیں ہے قطب دنیا چارہ ہے بلکہ یہ خدا کا بنیا ہوا کاروان ہے وہ تنہا چارہ ہے اسی کا کام ہے۔ الاسلامیان والاس حکم دینا اور چلنے اس وقت ضرورت تھی کہ ہمارے ملکناوجی کے ادارے سائنسیں ایک قدم اٹھایا گیا ہے اور جس وقت اسلامیان کے شرعاً پہلا مصروف کروں گا کہ میں علامہ اقبال کے شرعاً پہلا مصروف نہیں بلکہ دوسرے امر معہ پڑھوں۔

جسے ہے حکم اذال لا لا لا اللہ۔ ادارے اسی اسم کے ساتھ دایستہ ہوں اور یہ حضرات! مجھے عزت بخشی کی کہ میں کپیوڑ کے سکش کا انتباخ کروں۔ میں آپ کے سامنے اس صفت پر بذری اس کی زندگی اس کی تاریخ ہی اس سے شروع ہوئی اور امامت مسلمہ پیدا ہوئی۔ وہی آسمانی سے اور نبی امی کی رہبری سے اور اس کے پیغام سے اور اسی لیت کی تاریخ شروع ہوئی ہے اور اس کے مذہب کی بنیاد اس پر رکھی تھی۔ کتابوں اور علم سے تعلق ہے میں نے جب انگلی رکھی تو فوراً کچھ فتوح میں اگلے اسوقت میسے زہن میں یہ بات آئی کہ اسلامی انسان کو در حقيقة کر علم کو اس سے برابر جوڑے رہیں۔ آج یورپ اور یونانیں میں جو سائنس اور امیہ پیش آیا وہ انسانی المیر ہے کہ اس وقت ان کے ہاتھ میں باقی قدر ضرورت تھی کہ انگلی رکھی جائے اور اس عہد معاہدہ کے ساتھ اور اس طرح کے ادارے جیسے کہ ادارہ ہے اور اسی میں وہ سب چیزیں موجود تھیں یعنی اس کی ادارہ ہے کہ اس کا شعور کے ساتھ اور اس عہد معاہدہ کے ساتھ اور اس عزم داروں کے ساتھ اور اس فصلہ اعلان کی تیاری اور وہ اس کی تیاری کر رہے ہیں تکمیلی تیاری کی اور وہ اس کے ساتھ یہ ادارے قائم ہوں کہ ہم صرف فن نہیں ابھرائیں اور وہ سامنے آ جائیں وہ انگلی پیغمبر کی انگلی ہے اپنے زمانے میں اور تبعین چینی کے سائنسی اور انتظامی تیاری کر رہے ہیں انھوں نے علم کارشہ اسکے توڑ دیا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ضرورت اس کی تھی کہ علم کو اس کے ساتھ لے کر چلا جائے ہے اور وہ ایسی انگلی ہے جس نے قوم کو مرخ سمجھتا اور اس کے بیضوں دی کہ اس کے بیان کے اختصار نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی روشنی میں اس کو جوڑ کر دیا ہے اور قوموں کو منزد تک پہنچایا ہے وہ علم دیں گے۔ آج دنیا میں اسی چیز کی کی ہے یہی اس کے ساتھ ہوتا ہے جا کر ہماری ملکناوجی اور

ہم نے کہا اس امریکہ میں سب نعمتیں موجود ہو۔ اور اسم الہی کی ردِ ختم میں اور اسم الہی کی رہنمائی میں اور اس کا احراز ہے۔ اور ہر طرح کی راحت کے سامان موجود ہیں اور سارے وسائل ہونے کے باوجود مقصود حاصل ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ راحت حاصل نہیں ہے۔ انسانوں کی خدمت نہیں ہو رہی ہے اور وہ خدا کے کام ہے۔ اس کے نہ ہونے ہی سے تمام علوم کے ترقی کرنے اور پھیل کر ہمیں کے ہادی وجود نہیں کو وہ امن ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ادارے قائم ہوں لیکن ماشاہ اللہ کے سایہ میں مسکون نہیں حاصل ہو رہا ہے اور ان علوم سے وہ منافع نہیں حاصل ہو رہے ہیں جو ہوئے میں اسم الہی کے سایہ میں قائم ہوں۔ علم و اکمل کر جیسیں، میں آج صاف کہتا ہوں اگرچہ یہ محدود مجلس ہے اپنے دوستوں درفقا کی یہ بات دنیا کے بہت بڑے و سیع ترین اور بلند ترین پلیٹ فارم پر کھینچ کی ہے کہ جب تک علم و اس ساتھ نہیں ہوں گے اس کا سے مضمون حاصل کروں گا۔ اور پیش کروں گا کہ قاری صاحب جب آئیں یہیں کو اس دن اسلامی منظر میں یہی تقریر کریں وہ لفظ ڈی سی میں تو میں نے کہا کہ تاری صاحب کی تلاوت سے مضمون حاصل کروں گا۔ اور پیش کروں گا کہ قاری صاحب نے سورہ کہف کی آیت پڑھی جس میں ایک باغ والے سے ایک ساتھی نے کہا۔ وہلا اذ خدلت جنت کے قدت صالشاء اللہ کے کرے گی اور وہ امن و امان رفاه اعام اور وہ دعویٰ ایسا باغ۔ اس نے کہا تھا یہ میرا باغ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور بڑے فرزے کہا تھا اور ساتھ دینا، یہ بات حاصل نہیں ہو گی۔ خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کے سامنے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ الحمد للہ یہ ادارہ اسی بنیاد پر گائے۔ مجھے امید ہے کہ اسی بنیاد پر قائم رہے گا یہ دین کے ساتھ میں میں دینی مقاصد کے ساتھ سب اللہ کا دیا ہوا ہے۔ میں نے کہا امریکہ میں سب کچھ ہے یعنی ماشاہ اللہ نہیں ہے آج امریکہ میں سب کچھ ہے یعنی ماشاہ اللہ یادوں دلائی ہے اس کے ساتھ دنیا ہے۔ اس کا مقیم یہ ہے آج امریکہ سب کچھ کرتا ہے۔ احسان ہمیں کرتا ہے لیکن اس کا مکارانہ نہیں ادا ہوتا اور اس کا جواب نہیں ملتا۔ اور پھر وہ نتائج نہیں ظاہر ہو رہے ہیں جو دنیا کے امن و امان کی شکل میں رفاه عام کی شکل میں اور ایک دوسرے پر اعتماد اور عزت کرنے کی شکل میں ہوں۔ اس کے ساتھ خلوص نہیں ہے اس میں ایمان کی روشنی کیا ہے کہ ہمارے غرض صفتی کے دعا کرتا ہوں کہ ایسے اداروں کا قیام جائیں ہو اور وہ ترقی کریں اور مسلمان صرف صفتی کے دقت قلعے نے نکلا تھا۔ اور عصر کی اذان کے وقت دفن کی نورت آئی۔ اکثر اسلامی مالک میں نماز جنازہ ظہر کے بعد ہوئی۔ جنازہ میں شدت اندھام سے لوگوں کے بیس کے جوئے نکل جاتے تھے جنازہ صبح کے دفتر میں اور عزت کرنے کے ساتھ نکلا تھا۔ اور عصر کی اذان کے وقت دفن کی نورت آئی۔ (رجاری) بلکہ ابتدائی مکاتب تک اسم الہی مفرز موجود

زندگی کا آخری دن

قرآن مجید کے اسی دورِ ختم کرنے کے بعد جب نیاد و شروع ہوا اور وہ سورہ قمر کی اس آیت پر پہنچ گی ان المستقین فی جنت و نہرہ فتح مدد صدق... تو در ختم ہوئے سے پہلے انتقال کر گئے۔ ۶۰ برس کی عمر میں اس محظی کمالات ہستی نے دنیا سے کوچھ کیا۔

انتقال کی خیر شہر میں بھلی کی طرح پھیل گئی غسل سے پہلے ہی لوگوں نے قرآن مجید ختم کے جس منصب سے انھیں سرفراز کیا ہے اس کے شور و احاسس کے ساتھ یہ ادارہ چل کا اور نماز جنازہ ظہر کے بعد ہوئی۔ جنازہ میں شدت اندھام ایسے اداروں کی آج ضرورت ہے میں اللہ اور اس کا جواب نہیں ملتا۔ اور پھر وہ نتائج اور اس کا جواب نہیں ملتا۔ اور اس کے ساتھ دنیا کے امن و امان کے دوسرے پر اعتماد اور عزت کرنے کی شکل میں ہوں چاہیے اسی یہ کہ اس کے ساتھ خلوص نہیں ہے اس میں ایمان کی روشنی کیا ہے کہ ہمارے دوستوں کے ساتھ ایمان کی روشنی کیا ہے۔

دوسرا پر اعتماد اور عزت کرنے کی شکل میں یونیورسٹیوں سے یکر پر اکرمی اسکوں تک بلکہ ابتدائی مکاتب تک اسم الہی مفرز موجود ہے۔

* * * * *

مولانا سید محمد واضح رشتید ندوی

کی اڑاوی نام فاطمہ سے بغاوت کا

ترجمہ: معصوم رمضان نور

کی سرزنش و تنبیہ کایا تباہ کے خراب ہونے کا اثر برپا نہیں ہوتا کیونکہ ان کی طبیعت آنحضرتی وہ دھرمی انکار و سرکشی، تحریک و ہلاکت انگریزی اور بدکافی و ذہنی فساد کے اجزاء سے مرکب ہوئی ہے اور فساد اور فرشت اور فنظرت بن جاتا ہے بنی نوع انسان کی اسی قسم کی مانند کچھ افراد یہ ہوتے ہیں جو نویں انسان کی اسی قسم کی مانند کچھ افراد یہ ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنی اور دوسروں کی زندگی کو بھی تحریک و ہلاکت پیرا دی اور ضلالت کی راہ پر بلکہ لگادیتے ہیں۔ اور پھر

اس کے بعد نہ تو کوئی روکنے والا انھیں روک سکتا ہے، نہ ہی کوئی طاقت ان کو ایندارسانی سے باز رکھ سکتی ہے اور نہ ہی عقاب و عتاب اور تنبیہات و پذیارات ان کے حق میں نافع ہو سکتی ہیں۔ الی ہی افزاد کے لیے انھیں تحریک کاری سے باز رکھنے، معاشرے کو ان کے ہمراہ ہم مثل افراد سے پاک کرنے اور عوام انسان کی زندگیوں کو ان کی فتنہ بردازیوں وجہہ و مستیوں سے محفوظ و مامون رکھنے کے لیے سخت ترین سزا میں تجویز کرنی پڑتی ہیں یا معاشرہ کو ان سے پاک کرنے کی مژوہت ہوتی ہے۔

طائع کے اختلاف عموی طور پر بیان جاتا ہے جس کا ہم مختلف طبقوں اور قوموں میں مشاہدہ کرتے ہیں اور جس کے اثرات ایسیں روزانہ کی زندگی میں انفرادی اور جماعتی دونوں پہمانے بر دیکھے کو ملتے ہیں گوئی کردراصل یہ جماعتیں اور معاشرے افراد ہی سے وجود میں آتے ہیں۔

تاریخ انسانی کا کوئی بھی دور رکشی اور غیانی ضلالت و بغاوت اور شر انگریزی و شعبد آفریقی کی قوتوں سے خالی نہیں رہا۔ اسی طرح ہر عہد میں چند یہی مخلص خدا ترس اور داعی الی انگریز مردان کا رہنما ہوئی ہے جس کو ملکہ بیوی میں لگر رہتے ہیں مکر و فرب اور دعا بازی و ریا کاری کے وسائل دزدی اور استعمال کرتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات دیجوان انگریز جذبات کے قلام بن کر رہ جاتے ہیں انھیں صرف اپنی آبی بیٹھی رہتی ہے۔ وہ اپنے افعال و اعمال کے تباہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد حقیقت کا درک ہوا۔ ایک قسم ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جس پر کی تعلیم کوئی برواء نہیں کرتے بلکہ اگر ان کی ملاقات

ان انبیاء کرام اور مومنین صالحین کے واقعات کویکے درگاہ کے مرید ہوتے ہیں مغرب نصرت یہ کہ ہر اس نظام کو لائق نظر و حقارت اور قابل ضیاع دلیکت تصور کرتا ہے جو اس کی نکارے منافق و خیروں سے سرفراز ہوئے یعنی کچھ انکار کیا اور بعد میں اس دعوت کو تبول کیا، اور بعض جوان کار پر قائم کی تربیت دینے کے لیے مختلف مرکز کا قائم بھی رہے وہ در دنیاک دعہ تنک عذاب کے مستحق قرار پائے۔

اصلاح کی کوشش اس کی نوعیت جو بھی ہو۔ درحقیقت کا نشوون بھری راہ ہے جو تجدید تمہارے صبر و تحمل اور قربانی کی متفاہی ہے، جہاں تک تحریک کاری و فرض رسانی کا تعلق پیغام طبقوں کے لیے پر کشش اور نفع بخش کام ہے اس لیے سمعت کے ساتھ ایسا ایک ممتاز اور قابل امراض کے مقابلے کے لیے مختلف ایسا لوگوں میں مقیول ہو جاتا ہے جن کی فطرت ایسی تربیت اور اخلاقی امراض کے مقابلے کے لیے مختلف سرگرمیوں کے مطابق ہوئی ہے ان کو تحریک کاری کے کوائف کی اصلاح درستگی کے لیے آیا کرتے تھے پیش نہیں آئی بلکہ شرپسند مزاج اس کو خود بخود قبول کر لیتے ہیں اور اس میں طبیعت پر کوئی دباؤ یا کسی قربانی کی صورت نہیں پڑتی بلکہ سے پستی کی طرف آنا انسان کام ہے یعنی اور پڑھنا مشکل اور پرشقت ہے۔ ہی وجہ ہے کہ صرف غالی حوصلہ، بلند بحث اور اولادعزم لوگ ہی اصلاح کے وسائل، متحمل ہوتے ہیں۔

اس وقت بھی عالم انسانیت شر انگریزی کی صفات پائی جاتی تھیں نہ تو وہ مال و دولت اور نر کو جیسے و طبیعت کاری و فساد پروری اور خیروں صلاح نیز خدا ترس کی جانب رہنمائی کرنے والی دو خواہشات انھیں اپنی جانب مائل کر سکتی تھیں۔ ان کی

ہستیان کسی درخشنده و تھیا بار سنارے کا سامان پیش کرتی تھیں کہ مادہ پرست اور مکارم اخلاق داد دار انسانی کا مخالف مفتر انسانیت کے بکار کی راہ پر گامشک ہے وہ اپنے من پسند و جمیل طریقہ کے حیات کی نشر و اشاعت کی غرض سے تیادت و تربیت، ابلاغ و خبر رسانی اور تشکیل ذہنی کے لیے ایسے اشخاص کا انتخاب کرتا ہے عوای مقبولیت حاصل تھی بلکہ عوام و خواص دونوں

کے مطابق کیا جائے تو وہ اچھا ہے اور اگر اسی کام کو آپ کی پدایت کے خلاف کیا جائے تو وہ برا ہے سب نو معلوم ہے کہ نمازِ ہڑھنا، روزے رکھنا اچھے کرنہیں ہی بلکن ہر وقت اس کو کرنا اچھا نہیں۔ اس کے لئے بھی پابندی ہے۔ اوقات میں ان کی رعایت کہا ہڑھ دی ہے۔ ایک وقت ہے کہ اس میں نماز پڑھنے کو اچھا کہا جائے کا صبح کہا جائے گا۔ اسی نماز کو دوسرے وقت میں کہا جائے گا کہ اس وقت اس کا پڑھنا بھی نہیں ہے۔

مسلمانوں کی دو فرمادیاں ہیں

حضرت مولانا الشاہ محمد ابراہیم صاحبؒ محدث الحالی

حقیقت کے اعتبار سے اچھا ہے بھی یا نہیں بھی جس کام کو ہم برآ بھجتے ہیں وہ واقعتاً برا ہے بھی یا نہیں۔ ایک بیان کے اور دوں کو نیک بنانے کے خلاف مخصوص نہیں ہے۔ اس کے حکوم کرنے کا ضابطہ کیا ہے؟ اس سلسلہ اپنے کو اچھا بنانے کی کوشش کرنا۔ اور دوسرے میں بنیادی بات یہ ہے کہ دین میں سب سے بڑی کوشش بنانے کی کوشش کرنا۔ اور یہ دونوں کام ذاتِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ ہم سب لیے ہیں کوپٹی طور پر ہر ایک اس کی خواہش کرتا ہے اور اس کو چاہتا ہے کہ ہم اچھے نہیں اور دنیا میں اچھائی پھیلے، برائی ختم ہو جس کے نتیجے میں دوسرے لوگ بھی اچھے ہوں۔

پسندیدہ طریق کے مطابق کداروں کا جو رول فرق ہے، عمل تو ایک ہی ہے بلکن حکم الگ الگ ہے۔ ایک دن تو اس کا رکھنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔ اس کے لئے نیکی کے دو مسائلی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ افادہ اس کا مثالی نہود خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو کر تم اچھا بنانا چاہتے ہو یا اس؟ شاید ہی کوئی کہے کریں برا بنا چاہتا ہوں ہر شخص بھی کہے گا کہ میں اچھا فرمائیں وہ اچھا ہے۔ آپ جس کو برا فرمائیں وہ برائے۔ یہ اچھائی اور برائی کا معیار جس کام کو برا کہیں وہ برا ہے۔ اس لحاظ سے کسی اجنبی کی طرف دیکھا منسوب ہے بلکن جب اسی کو قرآن پاپ میں فرمایا گیا "ما آتکم معلومات کے لحاظ سے جو حسن اچھی ہوتی ہے اسی کو اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ سوال کیا جائے کہ اگر وہ کسی وجہ سے نکاح کا تعلق ختم کر لے کوئی یہ نہیں کہے گا کہ برائی کا غلبہ ہو یا برائی کا۔ تو اس کے ساتھ وہی برداشت والا معاملہ کرنا پڑے گا۔ اس کی کامیابی و ترقی کا سرچشمہ حاصل یہ ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول پاپ کا ارشاد گرامی ہی اچھائی اور برا بیانی کا معیار ہے۔ اس سلسلہ میں ہم لوگوں کی حیثیت اسی وجہ سے ایک ہی کام ایک وقت میں کیا ہے؟ کس کام کو اچھا کہا جائے؟ کس کام کو اچھا ہے۔ ایک کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدایت جو کچھ بھی لو بھر رکھتا ہے، کچھ شکور و تیزی بھی رکھتا ہے۔

وہ جس کام کو ایک برائی کا معیار اچھائی اور برائی کا معیار ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اچھائی، برائی کا معیار کیا ہے؟ کس کام کو اچھا کہا جائے؟ کس کام کو اچھا ہے۔ ایک کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدایت جو کچھ بھی لو بھر رکھتا ہے، کچھ شکور و تیزی بھی رکھتا ہے۔

انسائیت کے خیر صلاح اور سعادت و کامرانی کے مل نیز اس میدان کا زمانہ میں سرگرمِ نفس کے خلاف حاذ آرائی و خبرگزاری اور صفتِ بندی و نیشنہ زندگی کا خالہ کر کے ملاحت ختم کر دی ہے جنابِ اس سے عبارت ہے۔

(بقیہ) فہم حدیث

الغادر الخائن (من ۲۵) میرے اور اس جھوٹے گنہگار خدا را درخان کے مابین چہ کہ وہ اسلام سے بر سر پیکار نہیں ہے بلکہ دراصل وہ "اسلامی بنیاد پرستی" کے خلاف غاذ آرائے لیکن یہ فرب اس وقت کھل جاتا ہے جب وہ اس کی تشریع کرتا ہے

چونکہ ایک صحابی دوسرے صحابی کی شان میں اتنے رکیک الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لیے متعدد محدثین نے اپنے نسخے یہ الفاظ کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کی اصل بڑائی خیر و صداقت اور اجنیمت و ناماؤسیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھل کر سلسلے آگئی ہے کہ

بنیاد پرستی کی دفاعت کرتے ہوئے تکھاہت کر دراصل حرمت دھمہ اور بیداری کی تحریکوں کی قیادت میں تھیں تعلیم کا ہوں۔ یہ دن براں پڑھنے والے افراد ہی نہ ک م وجودہ اسلامی تحریکوں کی قیادت میں ایسے لوگ رقط از میں کا آخرت پر ایمان رکھنا اور آخرت کے

نبوت لکھتے ہیں۔ ایک دوسرے ماحب یوں توہنیوں کو ہو جانا ہی کہیں گے۔

ان مذکورہ مباحثت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سند کے معتبر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ روایت بھی صحیح ہو، بعض اوقات اسند معتبر ہوتی ہے لیکن بعض وجوہات کی بنا پر روایت طویل ہے جس میں خواہشات و جذبات یا مادی خرافی دستاویز کے اتباع کے علاوہ ہر دل شاہ ہے جس سے حکام کیا گیا ہے۔ اور صحابہ کے تعامل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ (جاری)

ان تحریکوں کا بھی مشاہدہ کیا ہے جن میں عاشقانہ مصدقہ ہو اور عاصبانِ فضل و شرف کی نکاح ہوں میں محبوب و ہر دلعزیز ہو۔

ان تشریفات و توصیمات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ "اسلامی بنیاد پرستی" کی جگہ درحقیقت اور اس ہو اکارن کامعاشرہ، انتشار و خلفت اگر ہی

اس بات کو ذہن نشین رکھئے گا۔ یہ پلانگ سٹریٹ
کی کیوں ہوئی۔ اس کو دماغ میں رکھئے، پورے
افریقیں کا نیٹ ویس سٹریٹ سی سی سے آپریٹ
کرنا چاہئے تھے، چنانچہ آج میرے نام حلالکر
ذمیر اپنے نشان کسی کو معلوم ہے، لیکن قادیانیوں
کا لڑکا مجھے مل رہے، ہر قسمی، سہر ہفتہ، تو یہ لوگ
بہت ہیزی سے کام کر رہے ہیں، ایک بات اور
ذہن نشین رکھئے گا جو تجربے سے ثابت ہوا کہ جنوبی
افریقہ یا کوئی بھی افریقیں کنٹرول قابل میں تقسیم
فرض کیجئے میں اگر کسی قبیلہ کا مرد ہوں تو ۲ لاکھ
میرے پرورد ہیں اگر میں نے کوئی منصب قبول
کر لیا تو یہ ۲ لاکھ اسی لمحہ مسلمان ہو جائیں گے یہ
تھرڈ رنگ جس کو انگریزی میں کہتے ہیں وہ سما
اس سے مسلمانوں نے فائدہ نہیں اٹھایا کہ بڑے
بڑے طرائب کے جو لیدر رکھتے ان کے یہاں جا کر
دعاوت دیتے اور وہ اس کو قبول کرتے، تسبیح ہوا
کر کر شیعین مشرین نے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اس
جنوبی افریقہ کو کر شیعین بنادیا۔ (جاری)

ذیاء مسلم

نے یہاں پر اپنے دور اقتدار میں اسلامی آثار
قدیمہ کو بر بھی طرح بر باد کیا ہے۔ جبکہ پرانے
یوگو سلا و یہ میں مسلمان نسلی بنیاد پر ظلم
وزیادتی کا شکار ہیں۔ اب تک یہاں کی مسلم
آبادی ۳۵ لاکھ تھی اور کل آبادی ۲۲ ملین کا
۱۰٪ بزحد تھے۔ چیز کو سلا و یکیا میں
مسلم آبادی چمن ہزار اور رومانیہ میں ایک لاکھ
ہے جو علاوہ واساتھہ اور درستی، اخلاقی تربیت
دینے والوں کے انتظار میں ہے۔

جن طور رکھتے۔ یہ معاملہ نہیں تھا کہ الحفوں نے یہ کام دلیل نہیں۔ اب سنئے یہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں گی جاتا کیا اس لئے لاڈر ہم بھی یہ کام کر لیں بلکہ سنت اپنے بلکہ حضرت سلطان جی نور الدین مرقدہ کی خدمت لئے مشعل راہ سمجھتے۔ چنانچہ حضرت سلطان نظم الدین میں اس کو پیش کیا گیا۔ خصوصی احباب لفڑاں میں اولیا احمد کو سلطان الادیار بھی کہا جاتا ہے۔ اس پرندے والوں کا ذکر کیا گیا تو اس پر حضرت سلطان نظام الدین اولیا، نور الدین مرقدہ نے فرمایا: نصیر الدین تو کبھی آپ کو نام کے ساتھ ذکر کر دیا جاتا ہے۔ راست می گوید... نصیر الدین تھیک لکھتے ہیں۔ یہ تھی ہمارے اکابر کی شان کہ ہر معاملہ میں سنت کو اور کبھی صرف سلطان الادیار اکہرہ دیا جاتا ہے۔ ان کے خلفاء میں ایک بڑے خلیفہ حضرت نصیر الدین جرجانی معيار بناتے اس کے موافق معاملہ کرتے۔

بقيه:- افرادي میں اسلام

مستقل مسلم ہے اس کے لئے قیود و شرائط ہیں
جن کو فقہاء نے ذکر کیا ہے۔ حضرت سلطان جی
ان شرائط و قیود کے ساتھ سنتے تھے لیکن ان کے
یہ خلیفہ حضرت چراخ دہلوی نہیں سنتے تھے کہ
لوگ شرائط پر عمل کریں گے نہیں اور بزرگوں کے
عمل سے سند پکڑیں گے اور ایسے کام کو درست
سمجھیں گے۔ ایک مرتبہ ان کے بے تکلف احباب

اور حضرت سلطان اولیا ر کے اور خلفاء بھی ایک
محل میں مشیجھے ہوئے تھے، دوست و احباب جب
جمع ہوتے تھے تو بے تکلفی کی باتیں اور اس قسم
کے معاملات ہو ہی جاتے ہیں چنانچہ ان ہی میں کے
بعض دوستوں نے کہا کہ اس وقت سب اپنے ہی
احباب موجود ہیں اچھلے ہے کہ کچھ سماع ہو جائے۔
اب دیکھیے ادھر یہ معاملہ ہوا ادھر حضرت چراغ
دہلوی محل سے اللہ کر چلنے لگے تو احباب میں سے
کئی کہا از طریق پیراں اخرا ف گئی۔ پیروں کے طریق
سے اخرا ف کرتے ہو۔

اس پر حضرت شاہ نصیر الدین چراغ
کی ہے، یہ بہت ہی آزمائش کا مرحلہ ہے کہ دہاں سر
ظفرالدین خالد نے بذاتِ خود جا کر کیپ مٹاون
میں ایک سڑک بنایا ہے (میں دہاں خود گیا ہوں) اپ
بند نہ سنا ہو گا کہ قادیانیوں کا دہاں ایک بہت
بڑا مقدمہ ہوا۔ اور اس مقدمہ میں میں خود اسپرٹ
ادپنی نین کی حیثیت سے شریک تھا اور جو نے
بارہا میری کتاب کو کوٹ کیا اس کی وجہ سے الحمد للہ
اس میں کچھ کامیابی ہوئی۔ لیکن آخر میں پس رکم کوٹ
میں ان ہی بدختوں انگریزوں اور دہائی نے
فیصلہ دیا کہ ہر منڈہ ہی اقلیت کو زندہ رہنے کا حق
ہے، ان سے اس کے قیام کا جواز لکال دیا۔ ایک

دہلوی نے جو جواب دیا ہے وہ ہم سب کے لئے
باعثِ نجورت ہے۔ فرمایا: " فعل پر اس محبت نہ باشد"
پریدل کا فعل محبت نہیں ہوتا۔ یعنی جائز ہونے کی
بائی اور ذہن میں رکھئے گا کہ ساؤکھہ افریقہ بالکل
امریکہ کے مقابلہ کا د ولت مند ہے بلکہ اس سے
زیادہ دولتمند ہے یورپ سے زیادہ ترقی یافتہ

وہ اپنے شعور و فہم کے اعتبار کے بھی چیزوں کو اپنے لای مفید سمجھ کر اختیار کر لیتا ہے لیکن والدین اس کو منع کرتے ہیں کہ یہ چیزیں تمہارے لئے مناسب نہیں، صحیک نہیں۔ اب اگر دھن والدین کی بدایت کے موافق معامل کرتا ہے تو سرخرا اور کامیاب ہو جائے گا ورنہ ظاہر ہے کہ لقصان ہو گا اور ناکام ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چوتھا اسی وقت کا کامیاب اور سرخرا ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنے بڑوں کا کہنا ملے۔ یہ چھوٹے بچے ان کو پڑھنے کے لئے مکتب اور مدرسے میں داخل کیا جاتا ہے ان کو کیا شعور اور سمجھ ہے اور کتنے ہے کس مدرسے کی تعلیم ایسی ہے کس کی

کچھ کہا نہیں تو ان کے چب رہنے سے وہ اس کو دل
جو از سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل حقیقت کے خلاف
ہے۔ یہ شان تو صرف انبیاء کرام کی ہے۔ اس کے علاوہ
کسی عالم کا سکوتِ حجت نہیں۔

کسی جماعت کا سکوت بھی حجت نہیں ہے

اسی طرح کسی مجلس کسی اجتماع، جلسہ یا کسی
ادارہ یا مدرسہ میں کوئی نامناسب کام ہو، قابا
اصلاح کام ہو، لیکن کوئی اس پر روک ٹوک نہ کر
بلکہ سب لوگ خاموش رہیں تو سب کا چب رہنا آکا
کام کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہو گا۔ جیسے الفراد

کر وہ معیار طریقہ سنت ہے۔ یوں توبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سارے ہی اعمال امت کے لئے مشعر
ہدایت ہیں اور ہیری کا ذریحہ ہیں۔ مگر جو اعمال
آپ سے منقول ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو
وہ ہیں جن کا آپ نے علاً اہتمام فرمایا اور اس پر عمل
فرملنے کی اکثریت ہے اسی دوسرے اعمال وہ ہیں جو
آپ نے گاہ بگاہ کئے ہیں اس قسم کے اعمال سے
آپ کی عادت مبارکہ نہیں ثابت ہو گی بلکہ آپ کی
عادت مبارکہ ان اعمال کو کہا جائے گا جن پر آپ کا
عمل غالب اور دائیٰ تھا اس لئے اس قسم کے اعمال
کی ایسا عکر نہ کو اتباع سنت کہا جائے گا۔

سکوت نبی کی تحری حیثیت

ایساں کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جبھی کبھی ایسا
ہے کہ امام نے چار رکھات والی سماز بھولے
تین رکھات پڑھادی اور سلام پھر دیا اور کسی
کو کھٹک بھی نہیں ہوئی اور امام صاحب کو ز لونکا
دلیل ہو جائے گا کہ سماز صحیح ہو گئی؟ ظاہر ہے کہ
سماز کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ تو معلوم
کہ نبی کا سکوت توجہت ہے اور اس کے علاوہ کہ
اور کا سکوت محبت نہیں۔ نہ ہی کسی فرد واحد کا
ہی کسی جماعت کا چپ رہنا اس کی صحت اور
کی دلیل ہے۔

ایک ہیں آپ کے ارشادات اور ایک ہیں
آپ کے اعمال۔ اور ایکت کہ آپ کے سامنے کوئی کام
کیا گیا، آپ نے اس پر کوئی نجیر نہیں فرمائی یعنی
منع نہیں کیا۔ کوئی روک ٹوک نہیں کی تو اس کو کہتے
ہیں تقریر یعنی کسی کام کو دیکھ کر آپ کا چب رہنا یہ
بھی اس کام کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ یہ شان
صرن حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ہے کہ
ان کا اس طرح کے موقع پر سکوت بھی محبت اور دلیل
ہوتا ہے کہ وہ جائز ہے۔ ان حضرات کے علاوہ کسی
کا سکوت دلیل جواز نہیں ہے۔ یہاں ایک بات اور
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد وہ کامیاب ہو کر الد
کی جگہ پوچھ جاتے ہیں اور ان کی جگہ سنبھالنے
کے لائق ہو جاتے ہیں اور جواب پر بڑوں کا کہنا ہے
مانند ان کا حشر کیا ہوتا ہے کہ تعلیم و ترقی سے
خود مہوجانے ہیں والد کی چیزوں سے بھی نفع
الخانان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض مرتبائیے
دوگوں کو اپنی بدھملی کی وجہ سے جیل خانے لئے جائے
گئی نوبت آ جاتی ہے تو جو چھوٹا ہے اس کے لئے ضروری
ہے کہ اس کا ربط اپنے بڑے سے ہو لعل مضمبوط ہو
وہ ترقی کرتا ہو اجلًا جائے گا۔ شیخ اسی طرح

فعل پیراں محبت نہ پاش

اس پر نکیر ز کریں تو عوام یہ سمجھتے رہیں کہ مجمع
ہے۔ کیونکہ ان کے ذہن میں ہے کہ اگر کام غلط ہوتا تو
مولانا صاحب منع کرتے۔ تو ان کے منع رکرنے اور
خاموش رہنے کو اس کے صحیح ہونے کی دلیل سمجھتے
ہیں چنانچہ اس پر اگر کوئی نکیر کرے کہ یہ کام تھیک
نہیں ہے تو فوراً کہتے ہیں کہ وادا صاحب فلاں اہل علم
نتھے ان کی موجودگی میں یہ کام کیا گی اور انہوں نے
انہیں کرتے بلکہ اپنے کو بچاتے۔ اسی کے ساتھ

حالات تفصیل سے دیکھے اور اسلامی عہدہ اور حکومتوں کی تاریخ کا وسیع مطلع نہ کیا۔ فقر و اصول فقہ، فرائض اور حدیث و تفسیر کی طرف پوری توجہ کی انہوں نے اساتذہ وقت اور علمائے وقت سے حدیث کی سماعت اور کتابت کی۔ ان کے شیوخ کی تعداد دوسرے زائد ہے۔

تفیران کا محبوب موضوع تھا۔ ایک آیت
کے لیے بعض اوقات سو سو تفیریوں کا مطالعہ کیا
اس وقت اشاعرہ اور حنابلہ میں جو بحث و مناظرے
ہوتے تھے ان میں حنابلہ کا یہ طرا ملکا معلوم ہوتا تھا

اس بات نے ابن تیمیہ حبیے ذکی الحس نوجوان عالم کو علم کلام کے گھرے مطالعہ اور عقلیات اور فلسفہ اور منطق سے براہ راست واقفیت کی طرف متوجہ کیا غرض ابن تیمیہ نے اپنے زمانے میں کتاب

و سنت کی ترجمانی۔ دین کی صداقت اور برتری
ثابت کرنے کے لیے ایسی وسیع اور مکمل علمی تیاری
کی جس کی اس زبانہ کو ضرورت تھی۔ ان کے شہر
حریف علامہ حمال الدین الزملکانی نے ان کے متعلق
یہ کہا ہے کہ ابن تیمیہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے علوم اس طرح
زرم کر دیئے تھے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے
لو باز زرم کر دیا تھا۔

۲۲ سال کی عمر تھی جب ان کے والد کا انتقال
ہوا۔ اور ان کی سند درس خالی ہو گئی۔ ان کے
قابل فرزند احمد لقی الدین ابن تیمیہ نے اس سند
کو زیرت دی۔ ان کے پہلے درس میں مشتق کئے

مشہور فضلا، دعائیں شریک ہوئے اور اک
نوجوان عالم کے متاجر علمی سے بے حد تاثر ہوئے
ان کے شاگرد حافظ ابن حثیر نے لکھا ہے کہ یہ

بiger العقول رکس تھا۔ پھر انھوں نے جامد امویہ میں
تفہم کا درس دینا شروع کیا اور ان کی
شہرت دور دور تک پھیلتی چلی گئی۔ اسی
زمانے میں ابن تیمیہ نے اپنی مشہور کتاب الحارم
الملول علی شاتم الرسول۔

حصول کے لیے رستکشی اور زور آزمائی ہوتی اس عرصہ مغرب میں صحرا کے شام ہے۔ یہیں الربا (ایڈیا) میں اگر تاتاریوں اور فرنگیوں کا حملہ ہوتا تو وہ اکثر ہے اور اس کے جنوب میں مشہور تاریخی خیر جان ہے جہاں ابن تیمیہ کا خاندان صدیوں سے آباد تھا۔ ابن تیمیہ کا خاندان صدیوں سے آباد تھا۔

یہ ترکی انسل حکمران طبقہ اپنی برتری کا احساس
رکھتا تھا۔ تاریخوں نے اگرچہ اسلام قبول کر لیا تھا
کہ تمہارے سامنے کوئی مذکور نہیں۔

یکن وہ اپنے بہت سے رسوم اور عادات پر فام تھے مصروف شام ان سے بھر گیا۔ ترک انسلجمیوں اور ان تاتاری نو مسلموں نے قدیم عرب اور مسلمان آبادی پر اپنا اثر ڈالا۔ ایک نئی تہذیب اور معاشرت وجود میں آئی جس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اسلامی تہذیب نا عربی معاشرت سے منسلک ہے۔ ایک

ایسے صلح اور معلم کی ضرورت تھی۔ جو اسلام میں یوں
کے پورے داخل ہو جاؤ۔ کی تفسیر دیکھنا چاہتا تھا
گواں دور میں کامل الفن اساتذہ اور قوی الاستعداد
عالم موجود تھے۔ لیکن چند شخصیتوں کو استشان کر کے
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس صدی کے علم و تصنیف و تالیف
میں وسعت زیادہ تھی عمق کم تھا۔ مذاہب فقیہیہ
کے آہنی سانچے بن گئے تھے جن میں لوح نہیں تھا ان
کا اندرہ تھا ہمارے امام کے اجتہادات تمام تر درست
یہں۔ ان میں غلطی کا احتمال ہے، دوسرا اجتہادات
نادرست یہں ان میں صحت کا احتمال ہے

اس فقہی گروہ بندی کے ساتھ کلامی تعصیت جھی اتھا
مشغول ہوئے۔ اپنے والد کے مجالس درس میں
کوہاہنچا اتھا۔ تصوف بھی عروج پر تھا جس میں اہم سے
شریک ہوئے تھے۔

غیر اسلامی افکار اور عناصر شامل ہو گئے تھے، فلسفہ کا ایک حلقوہ مذہب اور انہیار کی تعلیمات سے آزاد ہو کر اپنی تعلیمات کی اشاعت میں ملازیہ اور خفیہ کا ہوا تھا۔ ابن تیمیہ کا خاندان قوت حافظہ کے لیے مشہور تھا ایکن تغلیق الدین ابن تیمیہ اس نعمت میں اپنے پورے خاندان سے بستقت لے گئے تھے

یہ تباہ وہ سیاسی، اجتماعی، اخلاقی ذہنی و علمی ماحول جس میں ابن تیمیہ نے ہوش بین حالا اور جس میں انھوں نے اصلاح و تجدید کا علم بلند کیا۔

ابن تیمیہ کا آبادی وطن حران ہے عرب جغرافیہ
لوئیں جس علاقہ کو الجزر ہر کہتے ہیں اس کے شمال میں
آرمینیا، جنوب میں عربی عراق، مشرق میں کردستان اور
خواکی سب سے مقبول اور مستند کتاب "الكتاب"
کا بڑے غور و نکر سے مطالعہ کیا اور کمزور مقامات
کی گرفت کی۔ عرب جاہلیت اور عرب اولین کے

وہ حدیث ہی نہیں۔ قوت استنباط اور ذاتی تحقیق کے ساتھ سلف کے دائرے میں محدود اور انکر مجتہدین کے مرتبہ شناس اور خوش چیز۔ وہ بے مثال حافظہ رکھنے والے جو محدثین اولین کی یاد تمازہ کرتا ہے، ان کی ذکا دت قدرت خداوندی کی ایک ثانی ان کا علم قام ازل کی فیاضی کی ایک دلیل۔ ان کی ذات درختِ اسلام کی شادابی اور علوم اسلامیہ کی زندگی کا ثبوت ہے۔

علوم اسلامیہ لی زندگی کا بہوت ہے۔
 آٹھویں صدی کے لیے ایسے ہی ایک مددکامل
 کی ضرورت تھی جنہوں نے عالم اسلام میں ایک ایسی
 مدد عملی حکمت اور نظریہ مدد اکر دی جس کے

ابن تیمہ کا زمانہ

ابن تیمیہ بغداد کی تباہی کے پانچ یوں بعد پیدا
ہوئے مسلمانوں کی تباہی وہر بادی کے نشاں انھوں
نے اپنی آنکھ سے دیکھی اور لوگوں کی زبان سے ان کی تفصیل
تھی اس وقت مصر شام پر ظاہر یہ برس کی حکومت تھی
یہ بادشاہ سلطان حلاج الدین کے بعد پہلا طاقتور
مسلمان بادشاہ تھا جس نے جہاد کی طرف پوری توجہ
کی اور دشمنانِ اسلام کو پے در پے شکستیں دیں

در سال غلطیم اور مستحکم حکومت کی اس کے بعد بہت جلد جلد بادشاہ بد لے پھر الملک الناصر کے ہاتھ میں سلطنت کی باگ ڈور آئی۔ یہی بادشاہ امام ابن تیمیہ کا اصل معاصر ہے این تیمیہ کی اصلاحی تجدید کی تاریخ کا اس سے بہت قعلت ہے۔

آس وقت ملک کا نظام سلطنت مورخ
بنیادوں پر قائم تھا یہ کن علاً اس کے خلاف
رماتھا۔ اس وقت کے سلاطین (رسائیک) کی بنیاد پر
ذاتی جدوجہد شخصی حوصلہ مندی اور کارکردگی
پڑی تھی تخت و تاج کے امکانات نے حوصلہ مند
میں قسم آزمائی کا شوق پیدا کر دیا تھا اور

سب کا دامن پکڑا تھا کہ ذات و صفاتِ الہم
اور مادرائے عقل مسائلِ بوعقل سے ثابت کی
جائے یہ علم کلام فلسفیہ یو نانی کا مقابل تھا مگر
خود یو نانی نکر سے اثر پذیر ہو گیا تھا۔ ایک اب
عالم کی ضرورت تھی جس کی علم کلام کی پوری تاریخ
اور ارتقاء بدل نظر ہو جسے کتاب و سنت
نصوص اور مسلک سلف پر حد در برج کا اعتنا
ہو جو اپنی ذکاوت و سعیت نظر کشت مط
یں سب سے متاز ہو۔ اور اپنے زمانہ کی سلط
باند ہو۔ صحیفہ سماوی اور ان کی تبدیلیوں ا
تحریفات پر پوری نظر رکھتا ہو۔ اسلام کی صداقت
اور برتری کو طاقت ور اور موثر علمی انداز میں
ثابت کر سکتا ہو۔ یہ عالم حافظ ابن تیمیہ کی شکل
سامنے آئے۔

تاریخ دعوت و عزیمت کی دوسری جلد
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی سوانح حیات
لمبی کارنا میں اور ان کے تلامذہ اور دیستان فکر
و فضلاء کے ذکر میں ہے۔ کتاب میں مصنف نے
بے حد کارآمد اور قیمتی موارد فراہم کیا جو علوم دین
و اتفاق کاروں کے علم میں مزید اضافہ کا
غثہ ہے اور ان پڑھنے والوں کے لیے
یک نادر تحفہ ہے جو شیخ الاسلام کی امامت
و عزیت کے قائل ان کے مرتبہ شناس اور
آن کی تفہیفات کے شائق ہیں کتاب معلومات
سے اتنی بھرپور ہے کہ اس کو بڑی آسانی سے
یک انسان سیکلوپیڈیا کیا کہا جا سکتا ہے شیخ الاسلام
کی زندگی اور ان کے کارناموں کے ہر گوشہ پر
حقیقت کی روشنی ڈالی ہے۔ کتاب اپنے شاندار

تصوف میں بھی یونانی اور ہندوستانی فلسفے کے علمی شغف و انہماک۔ وسعت نظر زو ق مطالعہ اور علمی فناگیت کا بہترین نمونہ ہے۔ حافظ ابن تیمیہ امام احمد بن حنبل کے بعد وہ دوسری جیل القدر شخصیت ہیں جن کا معاملدار و رسن سے پڑا۔ ایذا رسانی کے اس شدت سے گودہ دو چار نہیں ہوئے جس سے امام احمد بن حنبل گزرے۔ مگر اس رتبہ بلند میں وہ ان کے شریک رہے۔ اس دور میں فلسفہ کے مقابلہ اور مذہب کی حریت کے لیے علم کلام وجود میں آیا تھا مگر حافظ ابن تیمیہ کے نام تک پہنچتے پہنچتے وہ خود ایک مذہبی فلسفہ بن گیا تھا۔ اس بنیاد پر فلسفہ ایسی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جس حدیث کو شیخ فلسفہ

چہلی مخالفت

پھر بھی وہ ابن عرب کے لیے اچھی رائے رکھتے تھے افران کو خالی کر دیا۔ ابن کثیر نے سمجھا ہے کہ اسی دن کو ان سے مکار لوگوں کو جیسے تسلیم کی پر زور تو دید کرتے ہیں اور اب اب میں سرت تھے اور لوگوں کو جلدی تلقین کرتے تھے۔ پھر جب سکون ہوا تو ابن تیمیہ نے شراب کے خلاف ستری دشمنی کیا اور بعد اسی قید کو سنبھالنے کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عقیدے سے خواہشات نفس بولہوسی اور اعتقادی خراہیاں جنم یعنی ہیں اور ابن تیمیہ کی ناخوشی بالکل بجا تھی۔

باہر ساہل سنت کے مسئلک کے متعلق فتویٰ پوجا۔ انہوں نے فرمایا کہ سلف اولین اور تکالیفیں کی سلطان مصہنہ مدد کے لیے آئے سے انکا کردیا تقدیم میں سے کسی نے نہیں کہا کہ اللہ اسلام پر این تیمیہ نے مصہر کا سفر کیا۔ سلطان کو غیرت دلائی رجوع کریں، بیل خانزدیں این تیمیہ سنت یوسفی دشمن میں اس حالت کا سام بندھا۔ اور جب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور قیدیوں میں اصلاح و تبلیغ کے لیے اپنے دشمن کو آئے تھے تھے اور آنکھیں پتھرائیں اور کلیبے منہ کو آئے تھے تھے اور

یہ کہ دوہ عالم میں داخل ہے داؤس سے خارج ہے انہوں نے فرمایا کہ اصل علم سلف کو حاصل تھا وارثین اپنیا کتاب دستت سے صرفت الہ اور اس موقع پر ایسا ندانہ ازملے کے اور سخت ہڈا یہ تمام مخالفین کو بیلا استخانہ معان کر دیا۔ انہوں نے گزر بودست لٹائی ہوئی اورہ رمضان ۲۷ نمرہ دیکھا کہ شام کے مقابلہ میں مصہر کو ان کی زیادہ ضرورت کو سلطان اعیان سلطنت خلیف اور افولج شاہی کے ساتھ منصور اور کامران مشق میں داخل ہوا۔

ابن تیمیہ کو فرستہ ہوئی۔ اور انہوں نے پوری سرگرمی کے ساتھ درس و تدریس شاعت ملقول میں بہت ناپسند کیا گیا۔ یہ تصدیق طول نہیں پڑتے سکا کیوں کہ تاتاریوں نے حل کیا اور شیخ الاسلام ایک علمی ااثان مجاہد کی حیثیت سے سامنے آئے۔

تاتاری اس وقت تک سلطان ہو گئے تھے۔ مگر ان کی دشمنت کی مخالفت کرے ائمہ سخت میں کوئی ذریں نہیں آیا تھا۔ ایلان اور عراق کے تاتاری فرانس و اقازان نے شام پر حملہ کیا۔ سلطان مصہر ایلان کی ایک جماعت کو ابن تیمیہ کا یہ دینی عزوج اور شخصی اثر پسند نہیں آیا۔ جاسد دل کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔ ابن تیمیہ نے عقیدہ آیا لیکن شکست ہوئی اور دشمن میں طوالاف ایجاد کر دی جو عدو کی تحریک تھی اور مکمل کیا ہے اور بے ساختہ اور بے تکلف زبان میں میں نکھا گیا ہے۔ حضرت مولانا کا خیال ہے کہ ایک اور معدین کے خلاف جناد پر توجہ کی سرکش تباہی اور معدین کے خلاف جناد پر توجہ کی سرکش تباہی کی سرکوبی کی رہنا یعنیوں سے مناظہ کیا اور فیصلہ کیا ہے۔ ابن تیمیہ نے اپنے مصہر کے قیام کی وجہ کی میں اس کا آخری حصہ نقل کرتا ہوں۔

اور سب متعلقین پر بہت بہت سلام ہو۔ اور بہت سلام ہو۔ دوبارہ اسی تھی۔ ابن تیمیہ کا عقیدہ وحدت الوجود کی تردید اس دور کے صوفیا میں بہت کامی پسدا کر گئی۔ ان کے خلاف دارالعدل میں بلیں منعقد ہوئی کوئی کارروائی نہیں ہوئی مگر یہ کوئی تجویز کرے گی۔

سات برس بعد ابن تیمیہ سلطان کے ساتھ تباہی حملہ کی اطلاع پا کر دشمن توٹے تباہی والیں جا پڑے۔ شیخ نے بیت المقدس کی زیارت کی اور دشمن یا سکندریہ میں قیام کریں یا جیل جائیں تھے۔ شیخ نے بیت المقدس کی زیارت کی اور دشمن یا سکندریہ میں قیام کریں یا جیل جائیں گو وہ رشقت جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ مگر ان کو مسائل کے ساتھ فقہی مسائل اور جزیئات کی طرف جیل بچع دیا گیا۔ نظر بندی کی ایک شکل تھی۔ لوگ ان سے ملاقات کر کے تھے اور اتم مسائل رہے کبھی کبھی انہوں نے کل غائب اربعوں کے خلاف برائی سے فتویٰ بھی لیا جاتا تھا۔

ناصر جو ابن تیمیہ کا قدر ذات تھا و سلطنت کے بعد ان کو مجبوس کر دیا۔ ان کے مجبوس کر دیا۔ اس کی مثال یہوی کو ایک بلیں میں تین کوئی فتویٰ دیا اس کی طبقہ کے بعد ان کے رہنماءوں اور شاگردوں پر دست درازی کی گئی۔ شیخ کے بھائی زین الدین ابن تیمیہ اور ان کے نایاب ناز شاگرد حافظ ابن قیم ان کے ساتھ رہے اور ان کی ذمہات کے بعد رہا ہوئے۔

ایک جھوٹی سی تعدد جھوڑ کر اہل علم و دین نے اس اسیہری پر سخت تا سخت کا انھیار کیا اور احتیاج کیا۔ علمائے بعذا دنے ایک خط اور احتجاج کیا۔ علمائے بعذا دنے ایک خط سلطان کی خدمت میں بھیجا اور بھاک امام ابن تیمیہ کی ہربات سوائے دینی غیرت و محبت اور اسلام اور سلاطین اسلام کی خیر خواہی کے سوچنے تھی ایں تیمیہ اس مجسیں میں دو برس رہے اس فرستہ میں ایک دو دشمن اور کافر کو طلاق کے اتفاق دا خاف کر دیئے گئے اگر میں کے میزین میں بھی طلاق کے اتفاق دا خاف کر دیئے گئے اگر میں نے فلاں کی بیعت تو یہ تو میری بیویوں کو طلاق۔

بادر دشمن ہر کہ درافتاد بر افتاد ایں تیمیہ کے اس سلسلہ بر غور کے فتویٰ دیا اور کہا کہ کیم خپڑے کی بے شال اخلاص اور کشاہیہ قلبی پر کفارہ لازم آئے کہا۔ طلاق دائم نہیں ہوگی۔ حصر علماً سلطان اپنا بھی مخالف سمجھتا تھا۔ سزا نہیں ہونے دی کی جس کی طلاق کے اتفاق دا خاف کر دیئے گئے اگر میں کے میزین میں بھی طلاق کے اتفاق دا خاف کر دیئے گئے اگر میں نے فلاں کی بیعت تو یہ تو میری بیویوں کو طلاق۔

اوہ تلاوت کی کثرت اور قرآن مجید پر فوود تدبیر کرتے وہ تلاوت کی بیعت کے اس سلسلہ بر غور کے فتویٰ دیا اور کہا رہے اور سوائے ملکی درس و دعویٰ کے ان کے سب کام جاری رہے۔ پھر ان کو مصر کے ایک مالکی المدرب قاضی علی اللہ بن الاخنی کی شکایت بر تصنیف و تایف سے آیا تیکر ابن تیمیہ پس فیصلہ پر قائم ہے پھر جو میں کر دیے گئے ہے تو پھر فیصلہ لوگوں نے ان پر دست درازی کی۔ یہ مدت اسی زیادہ دن تاکم نہیں ہوئی۔ پانچ ہفتہ احصارہ تو انہوں نے منتشر اور راقب کو ملے سے لکھنا شروع کیا۔ ان کے خطوط سے ان کے تسلیم و رضا و احمد و کی شان جملکتی ہے۔ (باتی میں پر)

مصر میں ابن تیمیہ نے صرف درس و تدریس ہی آفری اسی کا تعلق مسئلہ زیارت تبر نہیں داعی کیا۔

کے خلاف، جماعتیں جماعتوں کے خلاف۔ فرقے
فترتوں کے خلاف برس پیکار بخششیر بزن ہیں۔ امریکہ
میں سالہاں ہی نقشہ دیکھا، وہی جنوبی افریقہ میں
دیکھ رہا ہوں، اس وقت دہلی اسلامی ٹکرپور کو جو
سب سے بڑا نقصان پہنچ رہا ہے وہ مسلمانوں کے
تفرقے سے ہے، چارا ہم طبقے اس وقت دہلی یا ہم
متخارب ہیں ان میں سے بیس سالوں سے جن کا نام
دنشان لگ کر نہ تھا، ابھی ابھی بیس سالوں میں یہ
سانحہ پیش آیا، آپ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کو
النظام نہیں دے سکتے، ملزم ہم ہیں، بر صغیر کے
علاء جو دہلی مدارس و مساجد کے نام پر چند ول
کے لئے گئے اور انہوں نے وہ افراق و تفرقی میدا
کی، وہ تفرقہ بندی کی کہ شاید اللہ ان کو معاف فرمائے
شاید ہی معاف فرمائے
یعنی تصوف کی لائن کھول دی، اس لائن

یعنی تصوّف کی لاٹن کھول دی، اس لاٹن سے پیے کرنے لگے، ہر سال آئندہ شروع ہونی اور جیوں میں پیے بھر بھر کر لانے لگے۔ مدرسہ کھاں ہے جب سادھک افریقہ کے لوگ مدرسہ دیکھنے کے لئے آئے تو نہ مدرسہ کا نام ہے اور نہ کوئی نشان، صاحب کبھی بنے گی اور جب وہ آئے دیکھنے کو تو وہاں نہ کوئی مسجد ہے اور نہ کچھ وہاں بنسکلے۔ کارکھڑی ہے۔ تو یہ سمجھنے کیا اور جو ہمارے علماء گئے تو انہوں نے اس کلچر کی بنیادوں کو ہملا دیا۔ میں پورے وثوق اور امامت و صداقت کے ساتھ جو خدا کی بخشی ہے جسے بصیرت کی روشنی میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کے ذمہ دار ہم ہیں اور ہمارے وہ لائق علماء میں جو ہماں ہے گے۔

علماء ان کو کناہی لے کار بے مختکھے گا۔

میں ذرا شدت سے بھی یہ الفاظ استھان کر دے گوں
اس وقت جو مختارب جماعتیں ہیں اس کو سوچ لجئے
تو بہت اچھا ہو گا۔ بریلوی جماعت کی کوئی بھی
طاقت دہاں پر نہیں تھی، (باتی صفا پر)

چرچ، بھلائے کوئی بات ہوئی، یہ کوئی مذہب ہے اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے کھے کا ایک بھی صفت میں کھڑے ہو گئے محمود دایاز، مساجد میں آتے ہیں تو وہ بالکل نفیا تی طور پر سرندر SURRENDERED انہوں نے کہا کہ یہی اصل چیز ہے چنانچہ بہت بڑے بڑے پوپ اور پادری اسلام لائے اور ان کا عنوان ہے اپنی تقریر کا WHY DID ACCEPT THE ISLAM اور اہم مسلمان یکوں ہوئے آج کل بھی تقریر یہی

اس کی ساری جائیداد کی وارث حکومت ہے اس کی اولاد نہیں، یہ بہت بڑی مشکل ہے جس کا میں ذکر نہیں کر سکتا، مجھ کو جزوی افریقہ کے لاکمیشن نے دعوت دی اور بلا یا، میرا اس کے ساتھ سات گھنٹے اجلاس ہوا، میں نے ہر طرح کوشش کی، میں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے، وہ ان کو پیش کی میں نے مسلم مشکلات کو مسلم بھرپوری مشکلات کو واضح کیا اور اس وضاحت کے بعد انہوں نے مجھے درخواست کی کہ آپ ان کو رہنا اصول دیجئے تاکہ اس کے مطابق اس کی اصلاح کریں، چنانچہ ہم نے ان کے حوالہ کیا۔ ابھی ابھی جب نئی حکومت آئی تو میں نے وزیر قانون کو وہ ساری تفصیلات پیش کیں جو ضروری تھیں اور یہی خطا جب میں وہاں سے روانہ ہو رہا تھا جو بھی افریقہ سے توزیر قانون کا پرنسپل خط شکریہ کا آیا، افسوس کا بھی آیا کہ مسلمانوں میں اتنا تفرقہ ہے کہ وہ محدث ہوئی نہیں رہے ہیں یہ جماعت وہ جماعت دیوبندی اور بیلوی، شیعہ، قادریانی۔ تو حکومت جب آپ کے مسلم پرنسپل لا کو دیکھئے گی تو وہ ایک آنکھ سے دیکھئے گی نہ پر کہ دس آنکھوں سے، یہ مسئلہ بہت بڑا اور اہم ہے، جو ہمارے سامنے آگیلے ہے، تنظیمات اور افراط کے بھیانک مناظر بھی ایک نظر کھئے ہے۔ میری بڑی ملاقاتیں ہو ٹیکیں ان لوگوں سے۔ یہ وہ مقام تھا جس کو ہم مسلمانوں نے گھوڈیا محض اپنی غفلت اور نادانی کی بدولت اور خود غرضی سے میں یہ بات صاف کیوں کیا کہ خود غرضی بھی اس میں شامل تھی، اب یہ غور فرمائیے کہ صوفی صاحب کے انتقال کے بعد بر صغیر کے تمام علماء و بیان سنبھالنے والوں نے وہاں مدارس میں، مساجد میں بلطفین تقریبیں اور نمازیں شروع کیں، یہاں زیادہ تر اس علاقے میں ملیشیا اور انڈونیشیا کے علماء و شیخ آنے لگے، اس طرح وہ اسلامی کلچر ٹھہور میں آیا جو آج ہمارا موضوع سخن ہے، اس طریقے سے وہاں اوقاف کا سلسلہ، جعیت علماء کی شاخیں مسلم جوہریں کوںسل (کوںسل) اور اس قسم کے بہت سے ادارے موجود میں آتے چلے گئے۔ اور وہاں نے اس بات کی بڑی کوشش کی کہ مذہب کو فردغ دیا جائے اس لیے گوروں کو یہ خطرہ تھا کہ اشتراکی فرنٹ، اشتراکی طوفان، کسو نزم کا طوفان کہیں گھیرنے لے جنوبی افریقہ کو اس لئے انہوں نے بڑی پروگرام کی ندوی عناصر کی، کیونکہ مذہب بال مقابل تھا اشتراکیت کے یہ ایک تعاریف اسلام کی آمد، اسلامی کلچر کی داع میں، انشکل جدیدے گفتگو ہو رہی تھی۔

اب مسلمانوں کی مشکلات پر غور فرمائیے،
سب سے بڑی مشکل جو مسلمانوں کو پیش آئی وہ
اسلامی پرسنل لارا، اسلامی لار (LAW)*

اس کی وجہ سے وہ ممتاز ہوئے اور ایک دوسرے
مجبت کرنے لگے۔ اس طرح یہاں اردو بڑھی اور
پرانچڑھی، یہ تھوڑا موقع تھا کہ آپ کو یہ تبادول
کریں اسلام کی آمد کیسے ہوئی، اس علاقہ میں
۱۶۹۳ء میں اور اس علاقہ میں ۱۸۶۰ء یہ تاثر تھا کہ
اسلام کی آمد اور اسلامی کلچر کی تکمیل کی، اس
میں آپ نے یہ بھی دیکھا کہ دونوں کے کانٹری بیوشن
کا تھا۔ ایک بہت سی دلچسپ بات عرض کر دوں

کے اسلامی کلچر کے فروع غیری
انھوں نے کہا کہ سہم سب انڈین ہیں جناب پر
وہ لوگ مسلمانوں کو عرب کہتے تھے تا جر عرب کی
بڑی عزت تھی۔ ان کا وہی مقام تھا جو لوگوں کا
تھا۔ لیکن اس کو ہمارے ٹک کے لیڈر نے ختم کی
دوسری بات جو بہت اہم ہے اس کو ذہن میں رکھئے
گا کہ جب استعماری قوتیں
پھیلیں تو ایک دستہ تو فوجی دستہ صادوسرا
دستہ مشتری کا دستہ تھا، عیاشیت کی تسلیخ کا
چنانچہ جنوبی افریقیہ سارا کاسارا اب عیاشی رہ گیا
مسلمانوں نے غفلت کی انھوں نے دعوت کے کام
کو بالکل حیثوڑا۔ وہ اپنی معاش، صلاح و فلاح
میں لگ گئے، بڑی بڑی انڈسٹریاں، کوئی ٹھیاں،
مکانات کا رخانے اس میں مصروف ہوئے اور
دعوت کو بالکل نظر انداز کر دیا، ہم نے ایک دو
تقریر کی اب سے ۲۰ سال پہلے تو میری تقریر کو
ناپسند کیا گیا اور یہ کیا گیا کہ آپ سہیں بہاں درک
دینے آئے ہیں، اس کے بعد سے میں خاموش ہو گی
پھر میں نے اس موضوع پر کبھی لفتگو نہیں کی، مہال
کچھ مشکلات تھیں اور وہ حکومت اور مشتری یہ
نہیں چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کو کھلی چھوٹ دیجا

ردوہ، سما ای بی میں -
 ایک بات آپ یہ ذہن نشین رکھئے کہ بلیک
 کے اندر ہمیشہ سے خلیف موجود تھی ہے اور ہے گی
 کونا عیسائی مذہب ہے کہ ایک بلیک جو جن ایک دن

یقین ملتے آپ دیکھیں گے کہ دُو سمندر اپس میں
مل رہے ہیں، عجیب غریب نقشے ہے۔ یہاں ایک
دوسری مسلم کمیونٹی اور لکھنؤ کی تشكیل ہوئی، وہ لکھنؤ صوفی
کی آمد کے بعد شروع ہوا۔ وقت نہیں کہیں کہیں طوالت
میں جاؤں، حضرت صوفی غلام امین خاں بنا نام
وہ یہاں کلیان سے (بیبلی سے تھوڑی دور پر کلیا
ایک مقام ہے) تشریف لائے۔ دہاں کے یہ صوفی
نقے روحاںی تربیت کے لئے بغداد گئے۔ متعدد مسلم
سے ان کا تعلق رہا۔ جب یہ تشریف لائے، یہ بات
ہم کو اور آپ سب کو معلوم ہے کہ اسلام صوفیوں
سے بھیا ہے تو صوفیوں نے یہاں بھی مدارس اور
مسجد کا ایک جال بچھا دیا۔ فرق یہ ہوا کہ یہاں ملا کر
اور مساجد کی زبان عربی رہی اور اس علاقہ میں
مکاتب اور مساجد کی زبان اردو بن گئی کیونکہ یہ لوگوں
ہندوستان سے گئے تھے۔ یہاں یوپی، بہار، بنگال
اور خاص کر آپ کے جنوبی ہند کے کافی لوگ تھے
صوفی صاحب کا بہت بڑا کارنامہ یہ تھا کہ جو خدا
ملک ہندو مسلم میں ہو گیا تھا اس کی صوفی صاحب
نے بالکل تطہیر کی۔ مثال کے طور پر یہاں پوجا، پر
مندر، یہ الفاظ عام تھے ہندوؤں اور مسلمانوں میں
یہ دیکھئے۔ یہ پورا انڈیں اوشن ہے یہاں
بیر آپ کا ہندوستان ہے، اور جب انگریزوں نے
بھڑکی تھا لیکھ صورہ کو، یہ آپ کا ڈرین ہے، یہ صورہ
مثال میں ہے، آزادی کے بحداب تو (۹۰) صورہ ہو گئے
ہیں پہلے چار تھے۔ انگریزوں نے جب قبضہ کیا تو
لیکھ سے تمام زمینیں جھینیں اور ان زمینوں پر قبضہ
یا۔ بلیک اور وہاں دکائے اور گوروں (میں جنگ
ہوئی، نتیجہ یہ ہوا کہ ساری زمین پڑی رہی، ان کو
کاشت کرنے والا کوئی نہیں تھا، ظاہر ہے معاشر
کی بیان زمین ہی ہے۔ کارخانہ نہیں ہے لوہا کوئی
نہیں تھا۔ سب زمین ہی سے خلدا گا کہ کھاتے ہیں
تیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کو ضرورت پڑی مزدوروں
کی چنانچہ بر طانیہ حکومت نے اجازت دی کہ تم
(چیپ دستی)، اجتہ پر ہماں یہاں سے لے یہ مزدوروں
لے جاؤ۔ چنانچہ بنگال سے بنگال اس وقت دارالسلطنت
تھا انگریزوں کا۔ ۱۹۱۲ء میں منتقل ہو کر دہلی آیا
یہاں سے بیلا جہاز جس کا نام کرو دو ۵۷۶۰
تھا دہ مزدوروں کی تھیپے کر ڈرین ۱۸۶۰ء میں
یہو نبی تو ہماری تعداد کی تاریخ کا آغاز اس علاقہ میں
(انڈیں اوشن میں ہیں، یہ غور فرمائے گا۔ ر لوگ

دیپ اسلاٹک میں ہیں اور انڈین اوشن بیس پر
حتم ہوتا ہے، ایک سفید لکیر ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ
”مرچ الجربین یلتعیان“ انڈین اوشن کا ایک
حصار اسلاٹک کا ایک حصہ دونوں مل جاتا ہے
ایک سفید لکیر ہے اگر وہاں بادل اور کہر نہ ہو تو آپ
آپ نے اسلامی اصطلاحات کا آغاز کیا کیونکہ
ے شرک کی بوآتی تھی، اس طرح سے کلچر کی تطبیق
ہوتے ہوتے اردو زبان یہاں ترقی کرتی گئی، مگر ا
میہنی، گوکنی، بولنے والوں نے اردو کو کھو جر آؤندی تھی
اپنی ثقافتی شناخت اور شخص کا فریب بنایا اور

آنچه شریعتیں اسکے لام

ڈاکٹر حبیب الحق ندوی

حکم حدیث اور دلایل

مولانا محمد خالد ندوی

(۳)

چنانچہ علماء بھی نہماں نے سنتہ النبی میں اس اکثریات میں عقل کے دخیل ہوتے کا انکار کیا موضوں پر کلام کیا ہے۔ بلکہ دیگر تصنیفات میں ہے لہذا ہم سمجھنے پر مجبور ہیں کہ کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں جہاں عقل بدلاہہ فیصلہ کرنے کے حق کیوں نہ ہو مثلاً ملک الفراتی العلی ولن۔ میں ہوتی ہے اور اس کا خود موصوف کو بھی اعتراف ہے، مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں کہ بلاشبہ بعض قرآن کریم کے خلاف کوئی روایت ہو رکرداری جائے گی اور یہ نہیں دیکھا جائے کا کہ اس کی سند صدرین کا شلاق جواز ثابت ہوتا ہے اور وہ عقل کیسی ہے۔ اس طرح جو روایت عقل کے خلاف ہو دو بھی رد کروی جائے گی۔ سند دیکھنے کے ذرورت نہیں۔

ہذا یعنی من اهولہ دھدیہ و کلامہ
و اقوالہ و افعالہ۔

ترجمہ:- مولانا بن قیم جوزی سے بوجہا گیا کہ کیا ہے مکن ہے کہ حدیث موضوع کو کسی قاعدہ سے جان لیں بنی سند دیکھے ہوئے کہا کہ یہ بڑے مرتب کا سوال ہے۔ یہ دشمن جانتا ہے جو سنن بر حادی ہو اور جس کے جنون اور گوشت میں وہ ملبوط ہو گئی ہو۔ اور اس میں اس کو سنن و آثار اور طریقہ رسول کے بھیانے کا ملکہ حاصل ہو گیا ہو۔

اس سے یہ بات صاف ہو گئی کہ یہ حضرات پوکاہم تقلیدات کے ساتھ ہی عقل کے خلاف لکھی روایات بدر کافراً دسمیریکن اسلام قطع، و اساقوہ دمسجد من کان معدہ فممناہ من کان حاضر اقرائے من۔ کیوں نہ ہو مثلاً ملک الفراتی العلی ولن۔

شفاعتہن لہجی ولی روایت جس میں یہ بیان ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نجم کی تلاوت شیطان جو چاہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلوانے پر قدرت رکھتا تھا۔ گویا پوری بتوت اور قرآن پاک اس ایک روایت کو تسلیم کرنے کی وجہ سے زد میں آجائے ہیں اور

لہجہ مسلم من الشاعری آئۃ المشرکین من

آواز ملا کریم کلامات خود شیطان نے کہے جن سے بتول کی واضح تعریف اور مشکرانہ ذہنیت کے مطابق ان کے مقام و مرتبہ کی مکمل تائید ہوتی ہے۔ یک من عقلایہ بات قطعاً سمجھیں نہیں آقی کیونکہ ملک اعلیٰ قاری مفہوم عات کیہر میں لکھتے ہیں۔

وقد مسئلہ ابن القیم الجوزیہ ہل یمکن معرفت الحدیث الموضع بضابطہ من غیر ائمہ رب العزت نے جس مقام پر اپ کو فاشری کیا اگر اس روایت کو تسلیم کیا جائے تو دین دریافت کی ساری بنیاد مترزل نظر آتی ہے اسی لئے معرفۃ السنن الصحیحة و خلطات بلحکمہ و دمہ و مارلہ فیہا ملکہ و اختصاص شدید بمعرفۃ السنن والا ثمار دہشت سے لوگ اسلام چھوڑ بیٹھتے۔ یا پھر داخل اسلام میں نہیں آئیں۔ ملک مولانا دانیابوری کی عبارت بالاغور سے بڑھی جائے تو خود معلوم ہوتا ہے کہ مصون حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ ذیل حدیث۔

الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ الکرام مقتل

فاطمہ کی روایت کا ذکر آیا تو فرمائے تھیں۔
مالفاظتہ خیر اُن تذکرہ هذا الحدیث
(بخاری ج ۱ ص ۲۵۵)

کسی طرف صحیح نہیں اس لیے کسی بت کی تعریف من کان معدہ خیر اُن شیخاً الخدا کفامن حصی اور تراب فر پعده ای جب صحتہ و قال یکفی هدا
الله تعالیٰ کے تزدیک کفر ہے، اس کی سنتہ الترک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا صحیح نہیں، اور نہ ہی یہ کہنا صحیح ہے کہ شیطان نے یہ کلمات آپ کی زبان سے ادا کرائے، کیوں کہ شیطان کا زبان مبارک بر قابو پیانا صحیح نہیں۔

”حافظ ابن حجرؓ فتح الباری میں اس کی نشاندہی کی ہے جبکہ اس کے ساتھ وجود بھی لکھتے ہیں“
حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں اس شخص کو میں نے دیکھا کہ بد رے موقع بر کفر کی حالت میں مارا گیا۔

یہ دو یہ تمام اعتراضات اصول کے مطابق ہیں جل
سکتے۔ اس لیے کہ روایت کے طریقے جب متعدد کی شرح میں لکھتے ہیں :-

ہذا شیخ ہو امیة بن خلف و قتل يوم

بدر کافراً دسمیریکن اسلام قطع، و اساقوہ دمسجد

من کان معدہ فممناہ من کان حاضر اقرائے من

شفاعتہن لہجی ولی روایت جس میں یہ

یہ بیان ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نجم کی

تلاوت فرمائے تھے اور شیطان نے اتنا کے

تلاوت میں آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات

ادکار دیئے یا یہ الفاظ تکلوادیتے یا آپ کی آواز میں

آواز ملا کریم کلامات خود شیطان نے کہے جن سے

بتول کی واضح تعریف اور مشکرانہ ذہنیت کے

مطابق ان کے مقام و مرتبہ کی مکمل تائید ہوتی ہے۔

یک من عقلایہ بات قطعاً سمجھیں نہیں آقی کیونکہ

الله رب العزت نے جس مقام پر اپ کو فاشری

کیا اگر اس روایت کو تسلیم کیا جائے تو دین دریافت

القدر۔ و اتنا یا صرف ذالک من تطلع ف

معرفۃ السنن الصحیحة و خلطات

بلحکمہ و دمہ و مارلہ فیہا ملکہ و

اختصاص شدید بمعرفۃ السنن والا ثمار

و معنیۃ سیرۃ الرسول علیہ الصلوٰۃ

والسلام و هدیہ فیما یامربہ و یعنی عنہ

و خبر عنہ و دید عرالیہ و بمحبہ دیکھہ

و لیشرعہ للامۃ بحیث کان مخاطب علیہ

الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ الکرام مقتل

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

حضرت امام ذوی نبی باب سجدۃ التلاوة کی مندرجہ

ذیل حدیث۔

لہجہ مسلم من الشاعری کوئی محکم نہ ہوتا

</

رسالہ و محدث

کو برداشت کے رکھ دیتے ہیں یہ تجربہ کاری نہیں کھلانی۔

لہ کر ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے

ایتن، ۳۔ لہ میرے لئے زمین فاسان بھی کافی

نہیں ہے لیکن میں بندہ مومن کے دل میں سما جاتا ہوں۔

تھے اور اس نے آدم آدم کو رسپ جیزوں کے نام سکھائے

بقرہ۔ ۳۱۔ کہ (اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا)

میں زمین میں اپنا نائب بنلے دلا پول۔ البقرہ۔ ۳۰۔

لہ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو بکھان میں ہے ان

کو کھلہ ہوئے نہیں بنایا۔ الدغدان۔ ۳۸۔

لہ اے انسان جو کو اپنے پروردگار کرم گھر کے باب میں کس

چیز نے دھکا دیا ہے تو ہے) جس نے مجھے بنایا اور اترے

جہاد کو) نحیل کیا اور (جیرے قامت کو) معتدل تکہ

الفطر۔ ۶۔ لہ اور وہ بہت کے درختوں کے پتچانے

اوپر جیکنے لاؤ اور ستر چھانے) لہ۔ الاعراف۔ ۲۲۔

لہ جیسا کہ ہر کافر نے کے صدود و تجدید سے اندھہ ہتا

ہے۔ قہ کسی عربی کو غیب پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے

کسی عربی کو عربی پر اور زبی کسی کوئے کو کاہے پر اور کسی

کاٹے کو گوئے پر تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور

آدم ہٹی سے بنتے۔

طلاق رحمی واقع ہو گی، عدت کے اندر رجوع

کر سکتا ہے، عدت کرنے کے بعد نکاح جدید

کی ضرورت ہو گی۔

لہ۔ ایک شخص نے عدت کو حالت حمل میں

چڑھتے ہوئے نہیں بنایا۔ الدغدان۔ ۳۹۔

لہ دی تو آیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

لہ۔ طلاق واقع ہو گی، اس کی عدت وضع حمل

بھروسی۔

لہ۔ ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہے کیا اس کی

تصویر رکھنا جائز ہے؟

لہ۔ نہیں! زندہ یا مردہ کسی کی تصویر رکھنا جائز

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے اور

اس نے سوال کیا "میری ماں نے نذر مانی تھی کہ

چ کہے گی میکن وہ چ کے بیرون گئی کیا میں

اس کی طرف سے چ لکو۔ تم بتاوا کہ اگر

غمباری ماں کے ذمہ بچہ قرض ہوتا تو یا تمے

ادارتیں ہے اللہ کا قرض ادا کرو، اس نے کہ اللہ

تعالیٰ ادائیگی کا سب سے زیادہ حق دے ہے!

حضرت پریدہ اسلامی سے دایت ہے کہ

خوبی پسند نہیں کھلانے جا سکتے

کیا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں الیک عورت

ہونے کے خوف سے ان کو چیلانے اور حام کرنے

بیرون گئی کیا اگر میں اس کی طرف سے چ کر دوں

میڈیا پر ان کا قبضے اس نے جو خبر جاتے نہ

ہاں۔ (مسلم الجلد اول)

لہ۔ ایک شخص نے غصہ کی حالت میں الیک طلاق

کی ساتھ حتیٰ کہ جانوروں تک کے ساتھ اضافت کا

ذکر کیا ہے ہیں اور قوم کی قوم ملک کے ملک نہ

نمائش دک تعمیر حیات

رائد اسلام کی کاروں میں حرمی

رائے ادب اسلامی کا گیارہوائیں ذاکرہ ملی
جنہاںوں کے قیام کے اور نگ آباد کے صوبیدار
ادب میں سفر بامول کی اہمیت کے موضوع پر
یگیٹ ہاؤس میں معمول و ارادم دنظام کیا تھا جامعہ
اور نگ آباد کی مشہور اسلامی درسگاہ جامعہ اسلامیہ
کے موقراست اذ جناب عبد العلیم ندوی کی سرگردگی
کا شفاع العلم (جو دارالعلوم ندوہ العلماء کی اس
محلات کی سب سے بڑی اور بہتری شاخ ہے) کے
کے یہ سہ وقت موجود رہتی تھی، جنہاںوں کو جو کاہ
انتظام میں رہ رہ رہیں کو منعقد ہوا انتظام
یہیں بہوں چانے کیلے مولانا سید محمد تقی صاحب
کا جائزہ یعنی کیلے مولانا سید ابوالحسن علامہ مصطفیٰ
وقت پر موجود رہتی تھیں۔

حضرت مولانا مذکولہ کے حضرت مولانا کے سبی کے
العلماء کی سرگردگی میں ایک وفد ہے رابریل ہی کو
مستقل میزبان جناب نلام محمد صادق عزیز
روانہ ہو گیا تھا۔ جو دفتر ادب اسلامی کے زمدار
محمد بھائی کے دولت کدہ پر تھا، جو حضرت مولانا
مولانا نذر المحيط ندوی ہے مولوی یعقوب مسعود
کے مزاد شناس خادموں اور اہلیہ صاحبہ کے
ندوی اور مولوی محمد قبیل ندوی پر مشتمل تھا۔

را بریل کو صدر رائے ادب حضرت مولانا سید
ابو الحسن علی ندوی مذکولہ کی رہ رکابی میں مہتمم
صاحب دارالعلوم ندوہ العلماء رسکریٹری رائے
مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی ایڈیٹر ارائد
سید و افع و رشید صاحب ندوی ایڈیٹر ارائد

جناب حسین امین قوی آواز، مولوی محمود حسینی
کے پیشہ اپنے کے دیسی نہر و بھوون میں منعقد ہوا جلس
انجمن رائے ادب اسلامی کے ذمہ داروں نے اپنی تحریک پریزی
جامعہ اسلامیہ کے ذمہ داروں نے اپنی تحریک پریزی
کا جائزہ یعنی کیلے اس موقع پر انجینئر اسٹریز

صاحب کو کبھی دعوت دی تھی وہ بھی ساختہ تھے۔
را بریل کی شام تک شرکار اجلس کی بڑی
سفر شرق دنیا کا ذکر ہے۔ تلاوت کے بعد یا مس

جلد کا آغاز جناب تاریخ نے قرآن
بنائے میں شرکیک تھے بلکہ حصہ یعنی برقرار حسوس
کر کیا تھے، یہ بات خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ تمام

کے ایک طالب علم نے نہایت پر سوزانداز میں علامہ
اتصال کی ایک نعمت پیش کی پھر جامعہ کے چند کسین
بچوں کے جامعہ کا تراویث پڑھنے کے بعد صدر عالم
استقبالیہ جناب الحاج نلام محمد صاحب بیٹی کا
خطبہ استقبالیہ ناظم جامعہ جناب ریاض الدین حمد
ندوی فاروقی نے پڑھ کر سنایا جس میں مذکور اسلام
حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے والماہ
عہدید و بخت کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور اور زنگ آباد
کی تباہ کا تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے مندویں
کا پر جوش استقبال کیا گیا تھا۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد صدر جبلہ حضرت مولانا
منظہ نے ایک بندہ مومن کے نقطہ نظر سے جس کا
ہر کام انسانیت کو فتح بہوں چانے کی عرض سے ہوتا ہے
سفری اہمیت و افادت پر روشنی ڈالی اور آن
کریم میں مذکورہ والقرینیں کے سفری میں عالماء و مصادر
روشنی ڈالتے ہوئے سفر کی ان بنوی دعاؤں کو یاد
دلا یا جو سفر کی افادت اور اسلامی آداب پر دشمن
ڈالتی ہیں، مولانا کی تحریر پر پورا بحث کو شروع کر دیا
دیسی نہر و بھوون کچھ کامیج بھرا ہوا تھا۔ اس افتتاحی
اجلس کا اختتام سکریٹری رائے ادب جناب مولانا سید
محمد رابع حسین ندوی کی روپرٹ پر ہوا، جو رائے ادب
مختلف سرگرمیوں اور گذشتہ دس جلسوں اور آنکو
اکتوبر میں دارالمحضیں اعظم گذھ میں ہونے والے
یادوں کے ذمہ بچہ قرض ہوتا تو یا تمے

جا چکا ہے اس نے اس کو دیجی چیز پر نہیں دیا تھا
جو اس کو انسانیت سے دوڑے جائے۔

اجلس کی کامیابی سے صاف ظاہر ہو گیا تھا
کہ میزبان شہر کے تمام علم دوست دین پسند اور

کی تفصیلات پر تکمیل تھا۔
اجلس کی کامیابی سے صاف ظاہر ہو گیا تھا
کہ میزبان شہر کے دیسی نہر و بھوون میں منعقد ہوا جلس
کی نظمات کا فریضہ مولانا نذر المحيط صاحب ندوی
وہ کاروں بادی ہوں، یادی و دعوی کام کرتے دلے بھی
اجام دے رہے تھے۔

حضرت پریزے ذوق و شوق سے زیرت اجلس کو کیا تھا
بنائے میں شرکیک تھے بلکہ حصہ یعنی برقرار حسوس
کر کیا تھے تھے، یہ بات خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ تمام

لہ کر ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے

ایتن، ۳۔ لہ میرے لئے زمین فاسان بھی کافی

نہیں ہے لیکن میں بندہ مومن کے دل میں سما جاتا ہوں۔

تھے اور اس نے آدم آدم کو رسپ جیزوں کے نام سکھائے

کو کھلہ ہوئے نہیں بنایا۔ الدغدان۔ ۳۸۔

لہ اے انسان جو کو اپنے پروردگار کرم گھر کے باب میں کس

چیز نے دھکا دیا ہے تو ہے) جس نے مجھے بنایا اور اس تیرے

احسنا کو) نحیل کیا اور (جیرے قامت کو) معتدل تکہ

الفطر۔ ۶۔ لہ اور وہ بہت کے درختوں کے پتچانے

اوپر جیکنے لاؤ اور ستر چھانے) لہ۔ الاعراف۔ ۲۲۔

لہ جیسا کہ ہر کافر نے کے صدود و تجدید سے اندھہ ہتا

ہے۔ قہ کسی عربی کو غیب پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے

کسی عربی کو عربی پر اور زبی کسی کوئے کو کاہے پر اور کسی

کاٹے کو گوئے پر تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور

آدم ہٹی سے بنتے۔

بپر اب انسانیت کی راہ سے بہت دور

جا چکا ہے اس نے اس کو دیجی چیز پر نہیں دیا تھا

جو اس کو انسانیت سے دوڑے جائے۔

آئی اور اس نے سوال کیا "میری ماں نے کہے

بیرون گئی کیا تھی اس کی طرف سے چ کر دوں

میڈیا پر ان کا قبضے اس نے جو خبر جاتے نہ

ہاں۔ (مسلم الجلد اول)

س۔ ایک شخص نے غصہ کی حالت میں الیک طلاق

کی ساتھ حتیٰ کہ جانوروں تک کے ساتھ اضافت کا

ذکر کیا ہے ہیں اور قوم ملک کے ملک نہ

دعا و مفتر

• مولانا محمد ویسی صدیقی ندوی رائے ادب اسلام
جلیلیہ جو دل بہاریک) کی الیک میکھن علات
مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی ایڈیٹر ارائد
کے بعد مرد خاں بہاری ۱۹۹۵ء کو آیا تی وطن رامنگر
بارہ بنکی میں انتقال ہو گیا۔ اہالی اللہ دانیہ راجعون

• مولوی مشتاق خاں ندوی استاد مدمر

عالیہ عنایہ یاکھنؤی خوش دامن جو اچھی باتوں کے مفید

سلسلہ رسانی کے صنف حکیم شرافت صاحب کی بجاوے

تھیں ۱۹ رابریل کو انتقال فرمائیں ان اللہ دانیہ راجعون

کرتے اور جس بہر کو چاہتے ہیں عیب بننا کریں

کرتے ہیں وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے افراد

مندوں میں اجلاس ظہرا نہ اور عشا نہ میں کسی بے کسی
ملکی شہری کے ہمان ہوتے تھے۔ لیکن یہ ربان شہر
ولیود سے بلند ہو کر پہنچ گئے ہلانے کے بجائے ایک
ای جگہ آسری حال میں کھلتے ہاں فخر کرتا تھا جس
پر ویسٹری ضبط میں دشواری نہیں ہوتی تھی نہ ڈالنے پر
کامنے پڑتے۔ ہمارا جس میں اکثر ہماؤں کو تکلیف
ہوتی۔

۱۔ اجلاس کی دوسری نشست سے جو مغرب بعد
سری ہاں میں حضرت مولانا کی صدارت میں شروع
ہوئی مقالات کا سلسلہ شروع ہوا جس کی نیت
ہے جو مغرب بعد کا انتشار میں مدد و مدد

مولانا نزد المفہوم صاحب نہیں آتی ہے
تھے۔ اس نشست میں داکٹر سید سعید علی شیخ پر فیر
عاد الحسن آزاد اور مولوی جعفر سعود حسینی ندوی
کے مقالات بالترتیب۔

۲۔ عالمی ادب تحقیقات میں سمادی سفر کے حوالات
معربی زبان میں بخوبی سفر نامہ درود سلطانی میں
صلافون کی عالمی تجارت و مولانا یحییٰ سید عبد الحسینی
کی کتاب دہلوی اور اس کے اطراف علم وار کا حصہ انتظام
ہوئے ہے۔

۳۔ اجلاس کی تیسرا نشست ملکی کو منصب
میں ہوا۔ اس نشست میں داکٹر عصمت جاوید اور
شیخ العالی محمد بہاء الدین، مولوی محمود حسینی
ندوی۔ مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کے
مقالات پڑھ کر مخالفوں کے عنوان اس طرح
پڑھتے ہیں۔ یہ چابوں مقالے الگ الگ عنوان
سے پڑھ کر کے ہوئے ہیں۔ جو یہ میں یہ حضرت شاہ غلام حسین
چشتی کا نفلوم سفر نامہ "مزبل منزل" یا "سرچرڈ"
برٹن کا سفر نامہ "حرمین" اور دوچھو نامہ اور راسلائی
ادب و رحلہ ابن بطوطہ ہندوستانی تہذیب
و ثقافت کے تناظر میں۔ پہنچ عنوان پر داکٹر سید

عبد الرحمن صاحب، دو سکرپر ویسٹری جسون جعفری
تھے۔ یہ پر ویسٹری مخدیلیں مظہر صدقی صاحب
ندوی اور جمکنے پر پروفیسر عبد الباری صاحب میں
چائے کے دفعہ کے بعد مقالات کی تیسرا نشست دلت

تیسرا نشست کے بعد میات نکنہ میں کسی بے کسی
ملکی شہری کے ہمان ہوتے تھے۔ لیکن یہ ربان شہر
ولیود سے بلند ہو کر پہنچ گئے ہلانے کے بجائے ایک
ای جگہ آسری حال میں کھلتے ہاں فخر کرتا تھا جس
پر ویسٹری ضبط میں دشواری نہیں ہوتی تھی نہ ڈالنے پر
کامنے پڑتے۔ ہمارا جس میں اکثر ہماؤں کو تکلیف
ہوتی۔

۴۔ اجلاس کی تیسرا نشست سے جو مغرب بعد
سری ہاں میں حضرت مولانا کی صدارت میں شروع
ہوئی مقالات کا سلسلہ شروع ہوا جس کی نیت
ہے جو مغرب بعد کا انتشار میں مدد و مدد

مولانا نزد المفہوم صاحب نہیں آتی ہے
تھے۔ اس نشست میں داکٹر سید سعید علی شیخ پر فیر
عاد الحسن آزاد اور مولوی جعفر سعود حسینی ندوی
کے مقالات بالترتیب۔

۵۔ اجلاس کی تیسرا نشست میں کسی بے کسی

چوتھی نشست

کی تعلیگ کے بعد دو گجرت شروع ہوئی۔ یہ نشست

آسرا ہاں میں مولانا محمد جنیف صاحب ملی کی صدارت

اور مولانا شمس الحق ندوی کی نظامت میں شروع

ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالرحمن ملی ندوی نے ادب

الrangle الج و ار جناب افسرانہاں صاحب نے سفرناموں

کی ادبی اہمیت، انس پیشی صاحب نے اپنے گھر سے

بیت اللہ تک، مولانا رضوان صاحب قاسمی نے

تاپید ملت نواب بھادر یار جنگ کا سفرنامہ جالک

یا مولوی جنید احمد ندوی، سید احمد علی صاحب

ڈاکٹر عبد اللہ فہد فلاحی اور پر و نیشن اخشم

احمد ندوی شامل تھے۔

ان حضرات کے مقابلوں کا موضوع بالترتیب

اس طرح تھا۔ اسلامی مالک کے سفرنامے ایک ادبی

جاگزہ مولانا سید سلمان ندوی کا سفرنامہ افغانستان

مولانا خلیل احمد الحامدی کے سفرناموں کی اہمیت

سفرنامہ ابن جہیل پر ایک نظر۔

پانچمی نشست

پانچوں نشست کا آغاز ۹ اپریل کو منصب

مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کی صدارت

اور مولانا عبد الرشید ندوی مدنی کی نظامت

میں ہوا۔ اس نشست میں داکٹر عصمت جاوید

درس کا شف العلوم کے والدیت میں پر ویسٹری اخشم صنایع

ندوی کی صدارت اور مولوی جعفر سعود ندوی کے

مقالات پڑھ کر مخالفوں کے عنوان اس طرح

پڑھتے ہیں۔ یہ چابوں مقالے الگ الگ عنوان

سے پڑھ کر کے ہوئے ہیں۔ جو یہ میں یہ حضرت شاہ غلام حسین

چشتی کا نفلوم سفر نامہ "مزبل منزل" یا "سرچرڈ"

برٹن کا سفر نامہ "حرمین" اور دوچھو نامہ اور راسلائی

ادب و رحلہ ابن بطوطہ ہندوستانی تہذیب

عبد الرحمن صاحب، دو سکرپر ویسٹری جسون جعفری

تھے۔ یہ پر ویسٹری مخدیلیں مظہر صدقی صاحب

ندوی اور جمکنے پر پروفیسر عبد الباری صاحب میں

چائے کے دفعہ کے بعد مقالات کی تیسرا نشست دلت

الrangle علی کے اختتامی اجلاس میں جس میں رابطہ

صدر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھی شرک تھے

اجلاس نے ایک اور تجویز میں اہل علم حضرات

سے درخواست کی گئی کہ اپنی تکاریات اور خلائق

یا جام دیا۔ رابطہ کے سکریٹری جناب مولانا مذاکرہ علی

مذکرہ اربع صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد

پر دنیسریں مظہر صاحب نے تجویز میں پڑھنے کے

بیت اللہ تک، مولانا رضوان صاحب قاسمی نے

تایید ملت نواب بھادر یار جنگ کا سفرنامہ جالک

یا مولوی جنید احمد ندوی، سید احمد علی صاحب

ڈاکٹر عبد اللہ فہد فلاحی اور پر و نیشن اخشم

احمد ندوی شامل تھے۔

ان حضرات کے مقابلوں کا موضوع بالترتیب

اس طرح تھا۔ اسلامی مالک کے سفرنامے ایک ادبی

جاگزہ مولانا سید سلمان ندوی کا سفرنامہ افغانستان

مولانا خلیل احمد الحامدی کے سفرناموں کی اہمیت

سفرنامہ ابن جہیل پر ایک نظر۔

۱۔ اجلاس کی تیسرا نشست میں کسی بے کسی

مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کی صدارت

اور مولانا عبد الرشید ندوی مدنی کی نظامت

میں ہوا۔ اس نشست میں داکٹر عصمت جاوید

شیخ، الحاج محمد بہاء الدین، مولوی محمود حسینی

ندوی۔ مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کے

مقالات پڑھ کر مخالفوں کے عنوان اس طرح

پڑھتے ہیں۔ جو یہ میں یہ حضرت شاہ غلام حسین

چشتی کا نفلوم سفر نامہ "مزبل منزل" یا "سرچرڈ"

برٹن کا سفر نامہ "حرمین" اور دوچھو نامہ اور راسلائی

ادب و رحلہ ابن بطوطہ ہندوستانی تہذیب

عبد الرحمن صاحب، دو سکرپر ویسٹری جسون جعفری

تھے۔ یہ پر ویسٹری مخدیلیں مظہر صدقی صاحب

ندوی اور جمکنے پر پروفیسر عبد الباری صاحب میں

چائے کے دفعہ کے بعد مقالات کی تیسرا نشست دلت

تھے۔

۲۔ اجلاس کی تیسرا نشست میں کسی بے کسی

صدر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھی شرک تھے

اجلاس نے ایک اور تجویز میں اہل علم حضرات

سے درخواست کی گئی کہ اپنی تکاریات اور خلائق

یا جام دیا۔ رابطہ کے سکریٹری جناب مولانا مذاکرہ علی

مذکرہ اربع صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد

پر دنیسریں مظہر صاحب نے تجویز میں پڑھنے کے

بیت اللہ تک، مولانا رضوان صاحب قاسمی نے

تایید ملت نواب بھادر یار جنگ کا سفرنامہ جالک

یا مولوی جنید احمد ندوی، سید احمد علی صاحب

ڈاکٹر عبد اللہ فہد فلاحی اور پر و نیشن اخشم

احمد ندوی شامل تھے۔

ان حضرات کے مقابلوں کا موضوع بالترتیب

اس طرح تھا۔ اسلامی مالک کے سفرنامے ایک ادبی

جاگزہ مولانا سید سلمان ندوی کا سفرنامہ افغانستان

مولانا خلیل احمد الحامدی کے سفرناموں کی اہمیت

سفرنامہ ابن جہیل پر ایک نظر۔

۳۔ اجلاس کی تیسرا نشست میں کسی بے کسی

مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کی صدارت

اور مولانا عبد الرشید ندوی مدنی کی نظامت

میں ہوا۔ اس نشست میں داکٹر عصمت جاوید

شیخ، الحاج محمد بہاء الدین، مولوی محمود حسینی

ندوی۔ مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کے

مقالات پڑھ کر مخالفوں کے عنوان اس طرح

پڑھتے ہیں۔ جو یہ میں یہ حضرت شاہ غلام حسین

چشتی کا نفلوم سفر نامہ "مزبل منزل" یا "سرچرڈ"

برٹن کا سفر نامہ "حرمین" اور دوچھو نامہ اور راسلائی

ادب و رحلہ ابن بطوطہ ہندوستانی تہذیب

عبد الرحمن صاحب، دو سکرپر ویسٹری جسون جعفری

تھے۔ یہ پر ویسٹری مخدیلیں مظہر صدقی صاحب

ندوی اور جمکنے پر پروفیسر عبد الباری صاحب میں

چائے کے دفعہ کے بعد مقالات کی تیسرا نشست دلت

تھے۔

۴۔ اجلاس کی تیسرا نشست میں کسی بے کسی

صدر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھی شرک تھے

اجلاس نے ایک اور تجویز میں اہل علم حضرات

بقیہ بیطال عحدیت کی بنیادی باتیں

ایک حیثیت سے وہ صحابہ
سرت کی شرح کا کام دیتی ہے، جب سے تصنیف کی
گئی ہے اہل علم کا اس کی مقبولیت پراتفاق ہے،
صحابہ کے اس عظیم کارنامے کے ذریعہ علم
پر بڑا احسان کیا ہے۔

موجودہ زمان میں حفاظت حدیث کی شدید ضرورت اور
حدیث و سنت کے انکار کا نیافتہ

ہم یہ تفصیل سے بیانات ذکر کر جائیں،
حدیث ہی مسلمانوں کے رجحانات و خیالات کو تونہ
اوہ ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کی صحیح میزان
بے اسلامی محاذ کے اختساب کا قوی ذریعہ ہے
اور ایک ایسا دلکشی مرکز و مدرسہ ہے جس سے صلحیں
و محبہ دین مسئلہ تیار ہوتے رہے ہیں، اصلاح
و تجدید کے میدان میں حدیث نے کامنور کیا
ادایا ہے، اس سلسلہ میں بھی ہم تاریخی شہادتیں
پیش کر جائیں ہے

آخر میں بیانات کھل کر سامنے آئیں گے امری
تمذیب کے دلیعوں نے فتوحہ دہ جزوی تقیید کی
و تقدیر دبوی اور قیود و شریعت سے آزادی، نفس
پرستی، اشہدوت رانی اور مغربی تمذیب کی تقیید
علمی تحریکوں سے بیانات سمجھ لی کر ان کی راہ میں سب

سے بڑی رکاوٹ حدیث ہے، ان کی خواہشات،
دھوٹ، اور طرزیات حدیث سے کوئی میل نہیں
کی تکمیل و حفاظت میں حدیث کا کردار کے آخری
صفحات کا نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

بیدا کر دیتی ہے اور مد مقابلہ بن کر سامنے آجائی
ہے تو انھوں نے حدیث ہی کو اپنا اصل بدفن بنایا
اپناب سے پڑا حریف سمجھی، اور اپنے ان غرض
و مقاصد کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم
کریں اگر موجودہ اسلامی نسل ایک نئی تمذیب

تلہ خطبات مدارس از مولانا سید سید مانندوی؟

یہ اس مہنوع کی کتابوں میں امام ابن تیمیہ کی فتاویٰ ایم
مقام رکھتی ہے، اس کو فتاویٰ ابن تیمیہ کے بجا تے موسوعہ
کا رچشمہ سوہنے ہے جس کی طرف قرآن مجید

نے آمادہ کیا اور صاف صاف ان آیات میں اس
کی دعوت دی، "نقذ کات کلمفی رسول اللہ شمس"

سند کی تہیہ بن قابل استفادہ کتاب اور مرجع علام محمد
علی شوہری (۱۲۵۵) کی شیلہ اور جلدیں میں جلدیں میں

کنکش تجھبتوں اللہ فاتحی معنوں یعنی حبکم اللہ "م"

ہے اس کی ایم خصوصیات میں احادیث سے احکام ہم کا احباباً

آداب و تعلیمات، طریقہ حیات و طرزیات
کو حدیث و سنت سے وضع کیا جا چکا اور ان مکالمات

کا ذکر صاحبہ و تابعین کے سالک کا بیان ان سب کے دلائل کا
ذکر اور اس میں علم کی ترجیح کا بیان ہے۔

علیہ وسلم مذمت فرما چکے، ان پر بخیر کر جائے، ان کو
آپ نے شاعر جاہلہ یادوسی امتوں کی طرف نظری
قرار دے دیا اس ان مغربی تمذیب کے داعیوں

تھے اس کتاب کے فارغہ المعرفت حیدر آباد کی سے
اور علمبرداروں نے خاص طور پر حدیث و سنت کو
اپنائیں تھے، اس کا بوری قوت کے ساتھ مقابله

کی اور یہ کوشش کی کراس میں تسلیک و ارتیاب
سے دار عرفات رائے بربی کی طرف سے شائع ہوئے اور

بیدا کر دیں اور امامت کو اس سے پھیر دیں، "اس عالم
میں انھوں نے بڑی جالائی و شاطری سے کام لیا،

ادایا ہے، اس سلسلہ میں بھی ہم تاریخی شہادتیں
پیش کر جائیں ہے

آخر میں بیانات کھل کر سامنے آئیں گے امری
تمذیب کے دلیعوں نے فتوحہ دہ جزوی تقیید کی

و دعوت دیتے ہوں یا کلی تقیید کی، اپنی ذہانت اور
علمی تحریکوں سے بیانات سمجھ لی کر ان کی راہ میں سب

اور خواہشات کی آزادی میں مبتلا کر دیں۔

یہاں ہم اپنے رسالہ "اسلامی مراجع و مابول
و ماحصل کی تکمیل و حفاظت میں حدیث کا بنیادی کردار
کھاتا، وہ ان کی تمام تر کوششوں پر پانی پھیر دیتی
صفحات کا نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

ہے، یا کم از کم وہ اس راہ میں مختکلات و رکاوٹیں
بیدا کر دیتی ہے اور مد مقابلہ بن کر سامنے آجائی

لے اقتباس از اسنہ و مکانتہ افغانستانی مراجع
ڈاکٹر مصطفیٰ اساغی، اس کتاب کے صفحہ ۱۰۹-۱۱۸ پاہس فن

کی اہم کتابوں کا ذکر موجود ہے۔

لے مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۷ء

گریا اگر موجودہ اسلامی نسل ایک نئی تمذیب

تھے تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

کی تھی اس کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تسلیم

نفس کا دھوکا

میرے بھائی آدمی کا نفس مکار دھوکا دینے والا ہے، وہ ہمیشہ جھوٹے دعوے اور لاف زنی کرتا ہے کہ خواہش نفس میری ملکوم ہو گئی ہے، اس سے اس کا بنت مانگنا چاہئے، اور اس کا ثبوت صرف یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے ایک قدم نہ انھاٹے اشریعت کے حکم سے چلے، اگر ہمیشہ وہ شریعت کی اطاعت میں سرگرمی دکھاتا ہے تو صحیح ہوتا ہے اگر احکام شریعت میں اپنی ہوا و خواہش کے موافق رخصت و تاویل چاہتا ہے تو وہ بے اقبال بھی تک ایسرا کردا ہوا۔ ہے، اگر غصہ کا غلام ہے تو وہ ایک کرتا ہے آدمی کی شکل میں، اگر پیٹ کا غلام ہے تو ایک جانور ہے، اور اگر وہ فاسد خواہشات نفس کا ایسرا ہے تو وہ ایک سورخنڈی ہے، اور اگر وہ بیاس و زنیت کا غلام ہے تو وہ عورت ہے مرد کی صورت میں، لیکن جو شخص اپنے کو احکام شریعت کے مطابقی کرتا ہے اور نفس کا امتحان لیتا ہے اور اس نے اپنی باائد شریعت کے ہاتھی میڈے دی ہے جس طرف وہ پھیرتی ہے اسی طرف وہ پھر جاتا ہے، اس وقت اس کو کہا جاسکتا ہے کہ اس کی صفات اس کی ملکوم اور زیر فرمان ہو گئی ہیں اس جن لوگوں کو اللہ نے بصیرت دی ہئی، اور جو حقائق پر نظر کھتے تھے وہ دم واپسیں تک پنے نفس کو تقویٰ اور خوف آہی کی رکام دیتے رہے۔

دعوت دعینہت ج - ۳

محکم شیخ شریعت الدین بھیجی میری؟

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
صندر سے تیار کردہ خوشبو
دار عطریات، عمدہ و اعلیٰ
قسم کے روغنیات و عرق
یکوڑہ، عرق گلاب
و دیگر عطریات کی۔



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
لشیف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط و کتابت کا بابت ۷۴

فون: 268898

اطھار احمد انڈسنس پر فیو مرنس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و لکش
سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شوروں

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرزوف خاں، حاجی محمد فہیم خاں محمد محمد و ف خاں

اکٹ مینارہ مسجد کے سامنے ابیری بیٹ چوک لکھنؤ

فون نمبر: ۲۶۲۹۱۰



چشمہ گھر

جاپانی پیسٹو کے ذریعہ آنکھوں کی جاخی کی جاتی ہے
Auto Refracto Meter AR-860



۱۱۱، زم بیوت کی بہترین دوا
لیبل پر درگ لائسن نمبر
کیپ سول پر ۷ مارکہ ضرور و تھیں، اندین کپنی کی کہیں کوئی

برائی نہیں ہے دھوکہ ز کھائیں میو کالانا اصل نواریں تیل میو کا
چشمہ گھر، محلہ مہاجنی ٹول پوسٹ سرائے میر
ضلع آنکھ کٹھ - ۲۰۴۳۰۵ فون: ۷۶۸۴۸۲

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101